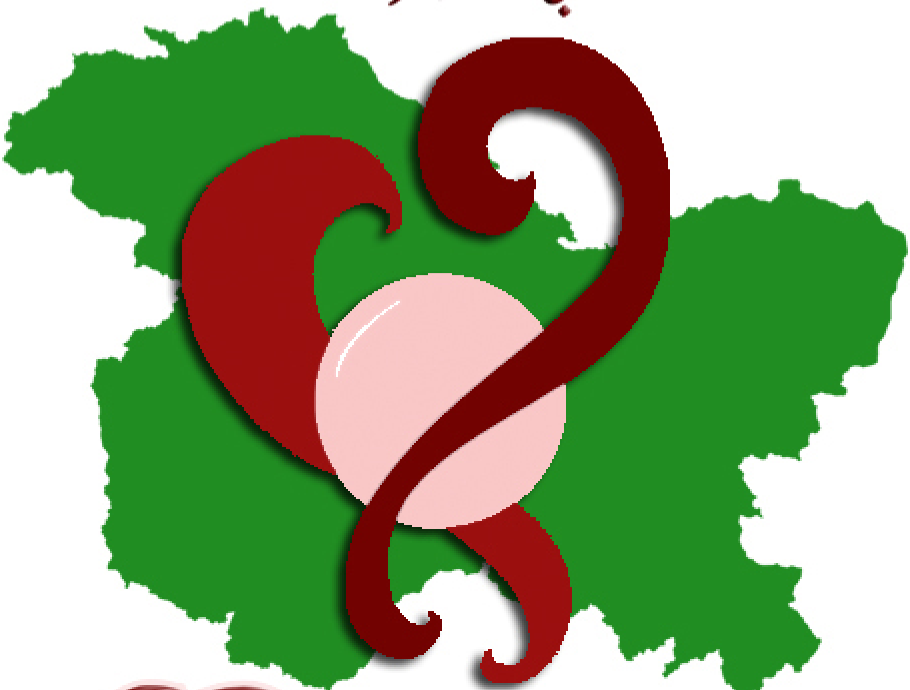
# موجِ غزل

کتابی سلسلہ نمبر ۳کا



فیس بک عالمی ادبی گروپ موجِ غزل کے ''منفرد ردیف'' رنگ کے تحت مسئلۂ کشمیر
کے پس منظر میں منعقدہ مشاعرہ نمبر ۱۷۳ بتاریخ ۱۰؍اگست ۲۰۱۹ء پر مبنی برقی کتاب

# موجِ غزل

گروپ منتظمین:

ہاشم علی خان ہمدم
نوید ظفر کیانی
روبینہ شاہین بینا
نادیہ سحر
قدسیہ ظہور

مرتبہ:

نوید ظفر کیانی


مکتبۂ ارمغانِ ابتسام



mudeer.ai.new@gmail.com

# ترتیب



# کشمیر کا دُکھ

اللہ تعالیٰ نے انسان کو مٹی سے تخلیق کیا اور اسے دنیائے فانی میں ایک مختصر مدت کے لیے بھیجا۔ انسان کو خیر اور شر کی کش مکش میں مبتلا کیا۔ نیکی اور بدی کی طاقت دی۔ نیکی کا صلہ جنت اور برائی کا صلہ دوزخ کی صورت میں رکھا۔ خالق کائنات نے دنیائے فانی میں ہی انسان کو جنت اور دوزخ کے چند نمونے دکھائے۔ جمادات، نباتات اور حیوانات پر مشتمل خوب صورت قدرتی مناظر تخلیق کیے جو جنت ارضی کا نمونہ ہیں۔ انہی مناظر میں انسان کی آزمائش اور جدوجہد کے لیے مشکلات اور مصائب رکھے جو اس خطہ ءزمین پر دوزخ کی علامات ہیں۔ انسان کے پیش نظر جنت اور دوزخ کے امکانات روز روشن کی طرح عیاں ہیں۔ مگر خسارے اور فتنے میں مبتلا بھٹکے ہوئے انسان قدرت کی کھلی نشانیوں کے باوجود نافرمان ہیں۔

گہرے سمندروں، بلند و بالا پہاڑوں، گھنے جنگلوں، وسیع صحراؤں جیسی قدرت کی نشانیوں کے بیچ سرسبز و شاداب وادیوں، گنگناتی آبشاروں، مہکتے گل زاروں، گیت گاتے جھرنوں اور خوشبو سے لبریز حسین فضاؤں پر مشتمل خطہء کشمیر جنت ارضی کا نمونہ پیش کرتی ہے۔ جسے قدرت نے بے پناہ خوب صورتی سے نوازا ہے۔ بیسویں صدی اس خطے پر مشکلات اور مصائب کا دوزخ لیے شر فشاں رہی ہے۔ اس خطے کا المیہ غلامی کی زندگی ہے۔ جہاں سانسیں اسیر اور جگر نخچیر

ہیں۔ زندہ لاشیں سسکتی ہوئی انسانیت کی تصویر ہیں۔ عالمی سامراج کی ہوس پرستی اور زر پرستی نے انسانیت سوز مظالم پر مجرمانہ خاموشی اختیار کر رکھی ہے۔ عالمی ضمیر پر بے حسی اور یخ بستگی کا عالم ہے۔ کشمیر جل رہا ہے مگر جنت ارضی پر قدرت کی جنت سے منہ موڑنے والے نافرمان خون کی ہولی کھیلتے ہوئے دوزخ کی آگ بھڑکا رہے ہیں۔ ہٹ دھرمی اور متعصبانہ سوچ نے ایٹمی جنگ کا بگل بجا دیا ہے۔ حق و باطل کی کش مکش میں غزوۂ ہند کی بازگشت سنائی دے رہی ہے۔ حساس دنیا انسانیت سوز مظالم پر بے چین ہے۔ کشمیر کا دکھ انسانیت کا دکھ ہے۔ جدوجہد آزادی میں تازہ خون کی نمو پڑ چکی ہے۔ اب منزل زیادہ دور نہیں۔ غلام وادی میں آزادی کا سورج ضرور طلوع ہوگا۔

موج غزل انسانی اقدار کے فروغ میں انسانیت کا دکھ محسوس کرتی ہے۔ حساس شعراء کشمیر کا المیہ محسوس کرتے ہیں۔ موجِ غزل نے جدوجہد آزادیٔ کشمیر کو اجاگر کرنے اور مظلوم کشمیریوں کے غم میں شریک ہو کر بھرپور انداز میں یکجہتی کا اظہار کیا ہے۔ مظلوم کشمیریوں کے غم میں شریک ہوتے ہوئے موج غزل کتابی سلسلہ نمبر ۱۷۳ "کشمیر رنگ" پیش ہے۔ اللہ ہمارے احساسات و جذبات کے صدقے اہل کشمیر کی مشکلات آسان فرمائے اور انہیں اپنی سچی منزل آزادی عطا فرمائے تاکہ جنت ارضی کشمیر امن و سلامتی کا گہوارہ بن سکے۔ تمام شرکائے مشاعرہ کا بہت شکریہ۔ سرسبز و شاداب رہیں۔ آمین

ناصر علی خان بیش

بانی منتظم موج غزل ادبی فورم



# اسامہ بابر

نام اسامہ بابر، تخلص بابر۔ تعلیم ابھی میٹرک تک ہے۔ تعلق ضلع عمرکوٹ سے ہے لیکن رہائش پذیر کنری میں ہیں۔ لڑکپن نہیں بلکہ بچپن سے مزاج شاعرانہ ہے۔ باقاعدہ شاعری کا آغاز ۲۰۱۶ء سے کیا۔ تادمِ تحریر کوئی کتاب شائع نہیں ہوئی تاہم اِتنا مواد اکٹھا ہو گیا ہے کہ کتاب شائع ہو سکے۔ اِن شاء اللہ اس ضمن میں جلد ہی کوئی خبر ملے گی۔ اِن کا نمائندہ شعر ہے:

ممکن ہے میری عید ہو
اِس بار تیری دید ہو

# کشمیر

ہاں ہاں
وہ بھی تو مسلمان ہیں
مرتے ہیں جو کشمیر میں
آواز اٹھاؤ آج سب
جکڑے ہو کیوں زنجیر میں
کیا وہ ہم سے بہادر ہیں
کیوں ڈریں ہم ان سے
کیا دم نہیں ہماری شمشیر میں
آواز اٹھاؤ

ہاں ہاں
آواز اٹھاؤ
دیکھ کر خوں کی ندیاں
بہتی ہیں میری بھی اکھیاں
بندہ بندہ دلگیر ہے

یہ کیسی تدبیر ہے
میرا تھا اور میرا ہے
ہاں یہ میرا ہی کشمیر ہے
میں بھارت کو کیوں دوں
کیا مسلمان کو میں
یوں ہی تنہا رونے دوں
نہیں نہیں
یہ میرا بھی دیس ہے
میں آزاد کراؤں گا
میرا بچہ بچہ ہلاکو ہے چنگیز ہے
کیوں ظلم ہوتا دیکھوں میں
کیوں خون بہتا دیکھوں میں
یہ میرا تھا اور میرا ہے
میں اس کی خاطر بولوں گا
زبان میں اپنی کھولوں گا
میں اک دن اس کو پاؤں گا
آزادی پھر دکھلاؤں گا



# اسیر ایاز

نام ایاز حسین چنہ، تخلص اسیر ایاز، تعلیم انٹر پاس۔ ملازمت کے پیشے سے منسلک ہیں۔ پوسٹ آفس رادھن اسٹیشن تعلقہ میہڑ تحصیل دادو سندھ پاکستان میں مقیم ہیں۔ شاعری ابتدا ۲۰۱۰ء میں کی۔ اصنافِ سخن میں نعتِ رسولِ مقبول کو محبوب ذریعۂ اظہار تصور کرتے ہیں۔ کتاب تادمِ تحریر کوئی شائع نہیں ہوئی۔ اِن کا نمائندہ شعر ہے ۔

عشق کے عتاب کی ہے شکار زندگی
میرے ہاں سوا ترے بے بسی کا موسم ہے

ای میل aseerayazchanna@gmail

# کشمیر

ہے زمیں اب کربلا کشمیر کی
دیکھ حالت او خدا! کشمیر کی

خوں کی ندیاں بہہ رہی ہیں ہر طرف
خون سے تر ہے فضا کشمیر کی

ہائے یہ قتلامِ انساں دیکھ کر
کیسی نم نم ہے ہوا کشمیر کی

کب ہوا بیدار انساں نیند سے
سُن کے بھی آہ وَ بکا کشمیر کی

پہن لے تن پر سپاہی اب کفن
وقت ہے اب سن صدا کشمیر کی

مومنوں کی ہے دعا تو بس یہی
چاہیے وادی رہا کشمیر کی

ہر کسی کی آنکھ میں اُترا لہو
ہر غزل ہے اب نوا کشمیر کی





# اعجاز کشمیری

نام اعجاز کشمیری، تخلص اعجاز، پی ایچ ڈی میں زیرِ تعلیم ہیں۔ تا حال کسی پیشے سے منسلک نہیں ہوئے۔ تعلق بھمبر آزاد کشمیر سے ہے تاہم فی الحال چین کے شہر ینگجو میں مقیم ہیں۔ شاعری کی ابتدا دوسری جماعت سے کر دی تھی۔ شاعری میں جن اصنافِ سخن میں طبع آزمائی کی، اُن میں غزل، نظم، قطعات وغیرہ شامل ہیں۔ سحرِ دوپٹہ کے نام سے ایک تصنیف زیرِ طبع ہے۔ اِن کا نمائندہ شعر ہے۔

سمجھا ہے قاری شعر دو سطریں ہیں اور کچھ بھی نہیں
لکھنے میں کتنا خُوں جلا ہے اُس کو اِس کی کیا خبر

ای میل ایڈریس: drijazi@gmail.com

# کشمیر

یا الٰہی ایک دن آباد ہو کشمیر بھی
ظالموں کے جبر سے آزاد ہو کشمیر بھی

راج ہو جمہور کا امن و اماں کا دور ہو
اِک نظامِ امن کی ایجاد ہو کشمیر بھی

ظلم کی ہر داستاں کشمیر سے منسوب ہے
جیسے عبرت کی کوئی روداد ہو کشمیر بھی

سامراجی قوّتیں ناکام ہوں گی دیکھنا
دشمنوں کے سامنے فولاد ہے کشمیر بھی

جھوٹ کے سارے فسانے بھول جائے یہ جہاں
ایک مثبت سوچ کی بنیاد ہو کشمیر بھی

لوٹ آئے غلبۂ اسلام کا وہ دور پھر
علم کے میدان میں بغداد ہو کشمیر بھی

خودارادیت کا حق اعجاز مل جائے اگر
فیصلہ ایسا کوئی ہو، شاد ہو کشمیر بھی





# انعام الحق معصوم صابری

نام انعام الحق معصوم صابری، تخلص معصومؔ، تعلیم گریجوایشن۔ ملتان پاکستان سے تعلق ہے۔ شاعری کی ابتدا ۱۹۸۰ء میں کی تاہم باقاعدہ آغاز ۲۰۱۱ء میں کیا۔ ابتدا بحیثیت بچوں کا لکھاری ۱۹۹۰ء میں کہانیوں کی انعام یافتہ کتاب ''شور نہیں کروں گا'' منظرِ عام پر آئی۔ نثر میں افسانے، انشایئے اور مضامین لکھتے ہیں جبکہ شاعری میں نعت و غزل پسندیدہ اصنافِ سخن ہیں۔ اِن کا نمائندہ شعر ہے؎

کتنا معصوم حسیں ہوگا وہ لمحہ جس دم
آپ کا مجھ کو سرِ حشر وہ اپنا کہنا

inam.masoom@yahoo.com

# دعا

ہو کرم کی نظر میرے کشمیر پر
یا خدا، یا نبیﷺ میری تقدیر پر

کر عدو کو یوں برباد اب اے خدا
دے دے ہم کو معافی تو تقصیر پر

دیس کشمیر اپنا ہے جنت نشاں
ہو عطا ہم کو بس زورِ شمشیر پر

دور کر دے شبِ تیرہ یہ ظلم کی
اور ظاہر سحر کر دے کشمیر پر

کر دے آزاد دہشت گری سے ہمیں
ہو توجہ ہماری بھی تعمیر پر

پاک دھرتی کا اس کو بھی حصہ بنا
رشک سب کو ہو آزاد کشمیر پر

یہ دعا اب تو معصوم کی ہو قبول
رحمتیں ہوں خدا تیری کشمیر پر



# بشارت سکھی

نام بشارت، تخلص سکھیsakhi، پولیٹیکل سائینس میں ایم۔اے مع بی ایڈ کر رکھا ہے۔درس وتدریس سے وابستہ رہی ہیں۔فرینکفرٹ، جرمنی میں رہائش پذیر ہیں۔شاعری کی ابتداء انتہائی نو عمری یعنی آٹھویں جماعت سے ہی کردی تھی۔اصناف سخن میں اظہارِ ذات کے لئے پسندیدہ اصناف غزل اور نظم ہیں۔تصنیف ابھی کوئی نہیں ہے۔اِن کا نمائندہ شعر ہے

تو میری روح کے ساغر میں ایسے اترا ہے
سیلانِ جان یہ سمجھے تیرے حصار میں ہوں

ای میل bshrt@hotmail.de

# کشمیر

اُجڑے ہوئے اِن خوابوں کی تقدیر جگا دے
آئے کوئی، آ کر مری تقصیر بتا دے

اب درِ عمل میں سہی، شمشیر چلا دے
کشمیر ہے جنت، مرا کشمیر بچا دے

نیلم کی تڑپ کو کوئی محسوس کرے کچھ
بے فیض ہیں آہیں مری، تاثیر ملا دے

کیوں جلوۂ وادی ہے چھپا آتش و خوں میں
ہر ظلم کی لکھی ہوئی تحریر مٹا دے

اے کاش کہ ہوتا کوئی طارق، کوئی ٹیپو
جو ظلم و ستم پر کوئی تعزیر لگا دے

آہوں سے کلیجہ ترا کٹتا نہیں سکھی؟
بڑھ کر تہی انصاف کی زنجیر ہلا دے



# بشریٰ سعید عاطف

نام بشریٰ سعید عاطف، تخلص بشریٰ۔ سیاسیات میں ایم اے کیا ہوا ہے۔ دینی کتب کا مطالعہ اور شعر و شاعری سے خاص لگاؤ ہے۔ فرینکفرٹ، جرمنی میں رہائش پذیر ہیں۔ کسی قسم کی کوئی ملازمت نہیں کرتیں ہاں البتہ سماجی و انسانیت کی خدمت کے کام میں منہمک رہتی ہیں۔ شاعری کا آغاز ۲۰۱۱ء میں کیا جس کا سلسلہ تا حال جاری و ساری ہے۔ پسندیدہ اصنافِ سخن میں حمد، نعت، غزل میں خامہ فرسائی کرنا پسند فرماتی ہیں، تا حال کوئی کتاب شائع نہیں ہوئی۔ اِن کا نمائندہ شعر ہے ؎

خزاں کا نام و نشاں بھی نظر نہ آئے کبھی
قدم قدم پہ خدا خوشیوں کی پھوار کرے

# کشمیر

گردشِ حالات کی تصویر ہوں کشمیر ہوں
اِک ادھورے خواب کی تعبیر ہوں کشمیر ہوں

ظلم کی مشمولہ سی تحریر ہوں کشمیر ہوں
غم میں ڈوبے اشکوں کی تفسیر ہوں کشمیر ہوں

دنیا کے نقشے سے میرا نام مٹ سکتا نہیں
اپنے پُرکھوں کی حسیں جاگیر ہوں کشمیر ہوں

دشمنوں کے حوصلوں کو پست کر دے گی صدا
اِس فضا میں گونجتی تکبیر ہوں کشمیر ہوں

یاد رکھوں گا سدا مجھ سے جو لوگوں نے کیا
ظلم کی ایسی لکھی تحریر ہوں کشمیر ہوں

مسخ ہے چہرہ بھی میرے حسن کی جاگیر کا
اب کہاں میں حسنِ عالمگیر ہوں کشمیر ہوں

ہے نظر کے سامنے منظر قیامت کا مری
اجڑے اِس سندور پر دلگیر ہوں کشمیر ہوں

صفحہء ہستی سے مٹنے کا نہیں ہے میرا نام
ظالموں قدرت کی میں تحریر ہوں کشمیر ہوں

چاند تاروں کی طرح بشریٰ سجاؤں گی اسے
صبح نو کے ہاتھ کی تنویر ہوں کشمیر ہوں



# کشمیر

کب کسی کے نام کی جاگیر ہے
میرے خوابوں میں بھی اب کشمیر ہے

زندگی کے پاؤں میں زنجیر ہے
بے بسی اب لائقِ تشہیر ہے

کوئی تو آ کر دِلائے اب نجات
سسکیوں سے گونجتا کشمیر ہے

وحشتوں کا ہے بسیرا اب یہاں
ظلمتوں کے سائے میں تدبیر ہے

مت بگاڑو حُسن اِس کا ظالمو!
دنیا میں جنت کی یہ تصویر ہے

جو لکھا ہے ظالموں نے فیصلہ
جھوٹ پر یہ مشتمل تحریر ہے

کیا سناؤں اپنے دل کا ماجرا
تیرے دکھ میں آہ بھی دلگیر ہے

تُو ہی سن مولا مری آہ و فغاں
صورتِ احوال کچھ گمبھیر ہے

ہے دلِ بشریٰ میں روشن اک دیا
بعد شب کے صبح کی تنویر ہے





# تاج رسول

نام تاج رسول، تخلص طاہر۔ بی اے کیا ہوا ہے۔ ملازمت کرتے رہے ہیں اور اب ریٹائر زندگی گزار رہے ہیں۔ تعلق راولپنڈی سے ہے اور یہیں رہائش پذیر بھی ہیں۔ شاعری کی ابتداء ۱۹۷۶ء میں کی جس کا سلسلہ تا حال جاری و ساری ہے۔ اصناف سخن میں نظم، غزل، قطعہ، حمد و نعت و منقبت، طنز و مزاح وغیرہ میں خامہ فرسائی کرتے رہتے ہیں۔ تصانیف چھ عدد ہیں لیکن باضابطہ شائع نہیں ہوئیں۔ متوقع تصانیف میں آدابِ سخن، محبتوں کا سفر (زینہ بہ زینہ)، نوائے گلبرگ، چراغِ دل، سرورِ عشق شامل ہیں۔ اِن کا نمائندہ شعر ہے ۔

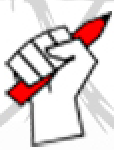
تلاش خود کو کیا اپنے تن میں دیر تلک
جہاں جہاں سے تلاشا وہاں سے تو نکلا

ای میل tahirtajrasul@gmail.com

# کشمیر

آزاد ہے دنیا
اپنے تئیں
کشمیر مگر آزاد نہیں
انسان ہیں دیگر ملکوں میں
کشمیری مگر انسان نہیں
محفوظ ہیں حق انسانوں کے
سب دنیا میں
سب ملکوں میں
کشمیر میں حق انسانی
ہر ظالم کو منظور نہیں
آواز اٹھائی جاتی ہے
جب قتل عام کراتے ہیں
کشمیر کی جلتی وادی میں

انسان جلائے جاتے ہیں
تابوت اٹھائے جاتے ہیں
اقوام کے لیڈر سوتے ہیں
سب میٹھی تان کے مستی میں
تب چیخیں جلتے جسموں کی
پہنچیں نہ کبھی ان کانوں تک
جب ایک مسیحی مرنے پر
طوفان اٹھائے جاتے ہیں
تب ایک سوال تو بنتا ہے
ان دنیا کی تنظیموں سے
ان بغض بھرے تخیلوں سے
کشمیر میں کیا انسان نہیں؟
کیا ان جسموں میں جان نہیں؟
کیا ان جسموں میں جان نہیں؟





# خاور چشتی

نام خاور مشتاق چشتی، تخلص خاور چشتی، تعلیم ماسٹرز ہے۔ تعلق بہاولپور سے ہے اور وہیں کی سکونت اختیار کئے ہوئے ہیں۔ بینکاری کے شعبے سے وابستہ رہے ہیں اور اِن دِنوں ریٹائرمنٹ کی زندگی گزار رہے ہیں۔ شاعری کی ابتداء یونیورسٹی کے دور میں کی تھی جو تا حال پورے شد و مد سے جاری ہے۔ موجِ غزل کے مشاعروں میں باقاعدگی سے شریک ہو رہے ہیں اور اپنا خوبصورت کلام پیش کر رہے ہیں۔ اِن کے کلام میں شوخی اور رومانیت کا حسین تال میل دکھائی دیتا ہے جس سے اِن کی غزل کی روائتی اقدار سے وابستگی کا واضح اظہار دکھائی دیتا ہے۔

# کشمیر

ارضِ دنیا پہ جنت ہے، کشمیر ہے
میرے اللہ کی چاہت ہے، کشمیر ہے

اس سی بڑھ کر حسیں کوئی وادی نہیں
دیکھنے میں بھی راحت ہے، کشمیر ہے

رحمتیں رب کی فطرت کے منظر میں ہیں
میرے مالک کی رحمت ہے، کشمیر ہے

المیہ ہے کہ معصوم کشمیر پر
دشمنوں کی حکومت ہے کشمیر ہے

روز مرتے ہیں معصوم بچے، جواں
یہ شہیدوں کی تربت ہے، کشمیر ہے

کٹ گئے، مر گئے، کتنے جری سپوت
کیسے انساں کی حرمت ہے کشمیر ہے

چار سو پھول خاور مہکتے رہے
ایک خوشبو کی لذت ہے، کشمیر ہے





# دلشاد نسیم

نام دلشاد نسیم، تخلص دلشاد، تعلیم ایم اے فلسفہ، پیشہ سکرپٹ رائیٹر۔ لاہور میں مقیم ہیں۔ ہم جہت شخصیت کی مالک ہیں۔ اب تک بے شمار کتابیں شائع ہو چکی ہیں جن میں نظموں کا مجموعہ محبت ایک استعارہ ہے، غزلوں کا مجموعہ زیرِ لب ابد کا کنارا، متاعِ جاں ناول ہیں جبکہ ایک اور ناول تعویذ اشاعت کے مرحلے میں ہے۔ افسانوں کا ایک مجموعہ اسیرِ ذات کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔ جب سے ہوش سنبھالا ہے، کچھ نہ کچھ لکھتی رہتی ہیں۔ ان کا نمائندہ شعر ہے۔

ہم کہاں ایسے مرنے والے ہیں
اپنے لہجے کی مار مار ہمیں

اصنافِ سخن میں افسانہ، ناول، ڈرامہ، کالم، نظم، غزل وغیرہ شامل ہیں۔ اردو اور پنجابی دونوں ابلاغ کی زبانیں ہیں۔

ای میل dil_nasim@hotmail.com

# کشمیر

خون سے لکھی ہوئی، تقدیر ہے، کشمیر ہے
ظلم کی تصویر ہے، تحریر ہے، کشمیر ہے

میں نے دیکھا تھا زمیں کے نقشے پے وہ یہ نہیں
وہ تو خوابوں کی مرے تعبیر ہے، کشمیر ہے

عمر بھر واپس نہ لوٹے جو بھی دیکھے اک نظر
عشق پیچاں پیروں کی زنجیر ہے، کشمیر ہے

آئے مرحم کوئی تو رکھے گزیدہ جان پر
آئے جس میں بھی دمِ شبیرؓ ہے، کشمیر ہے

یہ قلم میرا ہنر سو پیش کرتی ہوں تجھے
ہاں مگر لفظوں میں کب تاثیر ہے، کشمیر ہے

ہم ہیں شرمندہ تری تاریخ سے کشمیر سن
ہائے ہے دل گیر جو تحریر ہے، کشمیر ہے

کوئی ہے دلشاد ہی نہ ہے یہاں خوش حال ہی
غم کی جیسے کوئی یہ تصویر ہے کشمیر ہے





# ذہینہ صدیقی

نام ذہینہ صدیقی، تخلص ذہینہ، تعلق بھوپال، مدھیہ پردیش سے ہے تاہم رہائش پذیر نیو دہلی، بھارت میں ہیں۔ تعلیم مہارانی لکشمی بائی کالج سے تعلیم حاصل کی۔ تین مضامین میں ایم اے کر رکھا ہے جن میں اردو، انگریزی اور تعلیم شامل ہیں۔ تعلیم و تدریس سے وابستہ ہیں، انگریزی زبان کی معلمہ ہیں۔ علاوہ ازیں آل انڈیا ریڈیو میں اناؤنسر کے فرائض بھی سر انجام دے رہی ہیں۔ ان کا نمائندہ شعر ہے۔

میری نگاہ بھی مجھ پر کبھی نہیں اُٹھی
مرا وجود ہی کیا ہے، برائے نام ہوں میں

# کشمیر

اک حقیقت ہے وادیٔ کشمیر
جیسے جنت ہے وادیٔ کشمیر

ہر طرف حُسن ہے جہاں دیکھو
رب کی رحمت ہے وادیٔ کشمیر

ہر اک منظر ہے دلفریب اس کا
سب کی اُلفت ہے وادیٔ کشمیر

اس کو جھیلوں کا شہر کہتے ہیں
اک صداقت ہے وادیٔ کشمیر

تیرتے ہیں شکارے پانی پر
ایک نُدرت ہے وادیٔ کشمیر

اس کا لفظوں میں ہو بیاں کیسے
خوبصورت ہے وادئ کشمیر

تو نے دیکھا نہیں ذہینہ ابھی
مثل جنت ہے وادئ کشمیر





# رمضان حیدر فردوسی

نام محمد رمضان حیدر قادری فردوسی، تخلص حیدر، تعلیم جامعہ نعیمیہ مراد اباد یو پی سے عالم فاضل۔ پیشہ درس و تدریس دعوت و تبلیغ ہے۔ ان کی تصنیفات میں تحفۂ نعیمیہ، شمشیر عتاب، مخدوم جہاں اولیاء اللہ کی نظر میں، امام حسین اور یزیدی افکار، خطبات حیدری اور مدارس اسلامیہ اور مظلوم طلبہ شامل ہیں۔ زیرِ ترتیب کتب میں ارشادات مخدوم جہاں، طہارت وضو اور نماز، اصناف سخن میں نعت و غزل شامل ہیں۔ ان کا نمائندہ شعر ہے۔

فکر محشر کی چھوڑ دے حیدرؔ
وہ تو جنت دِکھا کے بیٹھے ہیں


رہائشی پتہ : خانقاہ فردوسیہ، جونکا شریف، وایا تین پہاڑ، ضلع صاحب گنج،
پن کوڈ 164161
فون نمبر 9934784168

# کشمیر

خون میں ڈوبا ہوا کشمیر ہے
رو رہا اب چاندسا کشمیر ہے

رو رہے ہیں بوڑھے، بچے اور جواں
کیسا غم میں مبتلا کشمیر ہے

خونِ مسلم یوں بہے گا کب تلک
قوم سے اب پوچھتا کشمیر ہے

منہ چھپائے رو رہا ہے دیکھیے
ہائے ہم سے بھی خفا کشمیر ہے

پھر محمد ابنِ قاسمؒ آئے گا
راہ ان کی تک رہا کشمیر ہے

ہے ہماری ہی زمینِ گُل مگر
خاص، مولیٰ کی عطا کشمیر ہے

حیدرِ خستہ عمل کچھ تو کرو
دیکھو کیوں مشقِ جفا کشمیر ہے



# روبینہ شاہین بینا

نام روبینہ شاہین تخلص بیناؔ تعلیم ایم۔اے معاشیات، بی ایڈ، پی جی ڈی (کمپیوٹر سائنس) ہے۔ معلمہ کے پیشے سے منسلک رہی ہیں لیکن شادی کے بعد محض خاتونِ خانہ بن کر رہ گئی ہیں۔ پشتینی تعلق اسلام پورہ جبر، گوجر خان سے ہے تاہم اسلام آباد میں مقیم ہیں۔ شاعری کا باقاعدہ آغاز شادی کے بعد کیا جو ہنوز جاری ہے۔ شاعری میں انہوں نے زیادہ تر غزل میں طبع آزمائی کی ہے۔ طنز و مزاح پر مبنی شاعری ان کا مرغوب مشغلہ ہے۔ ابھی تک کوئی کتاب شائع نہیں ہوئی تاہم جلد ایک عدد برقی کتاب لگائی بجھائی کے نام سے آنے والی ہے۔ اِن کا نمائندہ شعر ہے ؎

تجھے لگ رہا ہے کہ میں کج ادا ہوں
مجھے لگ رہا ہے کہ تو ہے مثلث

ای میل rubsha73@yahoo.com

# کشمیر

آئے گا دنیا کے آگے آئینہ کشمیر کا
خون سے لکھیں گے جب بھی واقعہ کشمیر کا

ظلم کو روکا نہیں تو دیکھ لینا ایک دن
تم کو بھی آ لے گا خونی دائرہ کشمیر کا

لاکھ پہرے تم لگاؤ فرق کچھ پڑنا نہیں
اب تو حل ہو کے رہے گا قضیہ کشمیر کا

دل میں ہمت ہے مرے نہ ہی قلم میں تاب ہے
کس طرح لکھوں میں ہائے المیہ کشمیر کا

آج بھی دل ہے یہاں اور اسکی دھڑکن ہے وہاں
کھنچنے پایا ہے کہاں پر حاشیہ کشمیر کا

گونج اٹھا ہے یہ خطہ نعرۂ تکبیر سے
اب ہلا دے گا جہاں کو زلزلہ کشمیر کا

عادلانِ دہر لب بستہ رہیں گے کب تلک
آزمائیں گے کہاں تک حوصلہ کشمیر کا

ماؤں بہنوں کی ردائیں بنتی جاتی ہیں علم
پھیلتا جاتا ہے بیٹا سلسلہ کشمیر کا





# سجاد علی فیضی

نام سجاد علی فیضی، نسبتِ طریقت و تخلص "فیضی"، میاں ہرپال تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ میں ۴؍جون ۱۹۸۷ء کو پیدا ہوئے۔ عربی اور اسلامیات (تخصص فی الفقہ) کے مضامین میں ایم اے کر رکھا ہے، علاوہ ازیں مفتی کورس بھی کر رکھا ہے۔ تدریس درسِ نظامی سے منسلک ہیں۔ دارالعلوم جامعہ فیضیہ تاندلیانوالہ فیصل آباد میں نظامت کے علاوہ مختلف ٹی وی چینلز پر مذہبی پروگرامز میں شرکت کرتے ہیں اور روزنامہ ۹۲ اخبار پہ کالم لکھتے ہیں۔ ہر ممکنہ محاذ پہ تحفظِ ختم نبوت کے لیے کوشاں رہتے ہیں۔ تحریک فدایانِ ختم نبوت پاکستان میں بطور امیر ڈویژن فیصل آباد فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ شاعری بچپن سے کر رہے ہیں لیکن باقاعدہ ۲۰۰۸ء سے کیا۔ دینی حوالے سے ان کی درجنوں کتب شائع ہو چکی ہیں۔ ان کا نمائندہ شعر ہے۔

دو جہاں میں ہے پھیلا اجالا تیرا
نورِ شمس و قمر بھی ہے ہالہ تیرا

# ازلی حقیقت

کشمیر ہمارا تھا، کشمیر ہمارا ہے
سارے کا سارا تھا سارے کا سارا ہے
پہچان ہماری ہے یہ جان ہماری ہے
یہ ازلی حقیقت ہے، یہ باغ ہمارا ہے

# آہ! کشمیر جل رہا ہے

قتل و غارت کا سماں ہے وادیٔ کشمیر میں
ہر طرف آہ و فغاں ہے وادیٔ کشمیر میں
جا بجا سے اٹھ رہے ہیں شعلہ ھائے آتشیں
ظلم کا چھایہ دھواں ہے وادیٔ کشمیر میں



# سعید تقی

نام سعید احمد باجوہ، قلمی نام سعید تقی، ولدیت تقی حسین باجوہ، ۱۴ر مارچ ۱۹۸۵ء میں کوٹلہ منشی، ڈھرکی (سندھ) میں پیدا ہوئے تاہم رہائش صادق آباد میں رکھتے ہیں۔ایم۔اے اردو، بی۔ایڈ کیا ہوا ہے اور ’’اقراء پوسٹ گریجویٹ کالج ،صادق آباد میں اُردو ادب کے لیکچرار ہیں۔شاعری کی ابتداء ۲۰۱۹ء میں کی ۔اِن کا تحقیقی مقالہ ’’سیاہ آنکھ میں تصویر‘‘ کے حوالے سے مستنصر حسین تارڑ کا فکری وفنی جائزہ ہے۔اِن کا نمائندہ شعر ہے ؎

غیر کے ساتھ مراسم بھی بڑھائے تم نے
سامنے آئے بھی تو دل کو جلانے آئے

ای میل saeedtaqee@yahoo.com

# کشمیر

ظلم کی انتہا کر دی کشمیر پر
نقش اَنمٹ اُبھر آئے تصویر پر

چار سو اٹھ رہی ہے صدا اِک یہی
ہو رہے ہیں قلم سر تو شمشیر پر

خوں اکارت نہیں اب ترا جائے گا
صرف ہو گا یہ اس کی ہی تعمیر پر

زخم یہ دل کے تو زخم کچھ بھی نہیں
زخم جو رہ گئے نقش شمشیر پر

لوگ اندر وہ جو قید میں بند ہیں
اور عمل پیرا باہر ہیں تدبیر پر

زخم بھی اب تو ہیں زخم خوردہ یہاں
خون جم جو گیا اِن کی زنجیر پر



تحریک یہ شروع تو کشمیر ہی سے ہو گی
بندوق سے لڑائی، شمشیر ہی سے ہو گی
چھیڑی ہے تو نے، تو ہی انجام دیکھے گا اب
تجھ سے یہ جنگ اب کے تدبیر ہی سے ہوگی



# سلمیٰ رضا سلمیٰ

نام سلمیٰ رضا، تخلص سلمیٰ، تعلیم گریجویشن۔ دس سال درس و تدریس سے وابستہ رہی ہیں، اب شوہر کے ساتھ اسٹیٹ لائف انشورنس کارپوریشن میں کام کر رہی ہیں۔ کراچی سے تعلق ہے اور وہیں رہائش پذیر بھی ہیں۔ شاعری کی باقاعدہ ابتداء ۲۰۱۷ء سے کی، جس کا سلسلہ فرصت کی شرط کے ساتھ تا حال جاری ہے۔ جن اصناف سخن میں میں خامہ فرسائی پسند ہے اُن میں حمد، نعت، سلام، نوحہ اور غزل شامل ہیں۔ کوئی کتاب شائع نہیں ہوئی اور نہ ہی مستقبلِ قریب میں اس کا امکان ہے۔ اِن کا نمائندہ شعر ہے ؎

میں اُمتی ہوں آپؐ کی، مجھ پہ کرم ہوا
صد شکر میرے آقاؐ سے نسبت ملی مجھے

# کشمیر

ہائے ٹکڑا تھا اِک مرا کشمیر
خون میں ڈوبتا ہوا کشمیر

کیا بتاؤں کہ ظلم کیسا ہوا
خون کے آنسو رو دیا کشمیر

ہر طرف موت ہی کا منظر ہے
آسماں بھی ہے رو رہا کشمیر

توڑ دو ہاتھ ظالموں کے سب
بن نہ جائے یہ کربلا کشمیر

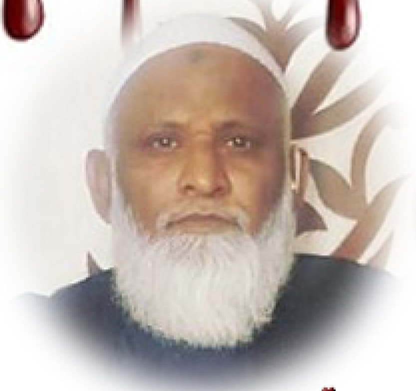
کب تلک ظلم مجھ پہ ہونا ہے؟
مجھ سے ہے پوچھتا ہوا کشمیر

باندھ لو سر پہ اب کفن لوگو
ماؤں بہنوں کا آسرا کشمیر

جیسے جنّت زمیں پہ آئی تھی
ایسی رب کی ہے اک عطا کشمیر

پھر سے جنّت بنے گا میرے وطن
تیرا حافظ ہے خود خدا کشمیر





# سیّد انوار زینؔ

نام سیّد انوار، تخلص زینؔ، تعلیم ماسٹرز، کراچی سے تعلق ہے اور اسی شہرِ بے مثال میں رہائش پذیر بھی ہیں۔درس و تدریس سے وابستہ رہے ہیں اور ریٹائرمنٹ کے بعد بھی درس و تدریس سے ہی وابستہ ہیں۔اِن کے کلام میں اساتذہ جیسی گہرائی اور پختگی پائی جاتی ہے۔اب تک کوئی کتاب شائع نہیں ہو پائی ہے تاہم مستقبل قریب میں ایسا ہونا ناممکن بھی نہیں۔اِن کا نمائندہ شعر ہے۔

ہم نے تدریس میں گزاری ہے
زندگی جس قدر ہماری ہے

# کشمیر

دریائے خون رواں کیوں مرے کشمیر میں ہے
ہر گلی گھر میں فغاں کیوں مرے کشمیر میں ہے

ظلم کا راج یوں کشمیر میں ہوگا کب تک
اے خدا غم ہی نہاں کیوں مرے کشمیر میں ہے

کیوں سمجھتے نہیں دنیا کے مسلماں سارے
کفر کافر کا عیاں کیوں مرے کشمیر میں ہے

کب تلک جان لٹائیں گے مرے کشمیری
صرف قربانیِ جاں کیوں مرے کشمیر میں ہے

ان کے چہروں پہ سجے کیوں ہیں الم کے موسم
صرف اشکوں کی زباں کیوں مرے کشمیر میں ہے

ان کی قسمت میں جوانوں کے جنازے کیوں ہیں
غم و حسرت کا نشاں کیوں مرے کشمیر میں ہے

زینؔ کب سمجھیں گیا یماں کے تقاضے ہم تم
سن بلالی سی اذاں کیوں مرے کشمیر میں ہے





# سیّدہ فرحین نجم فرحی

نام سیّدہ فرحین نجم، تخلص فرحی، انٹرنیشنل ریلیشنز میں ایم اے کر رکھا ہے۔ایڈمنسٹریٹر ہیں۔کراچی سے تعلق ہے اور یہیں رہائش پذیر ہیں۔ ادب سے پرانا تعلق ہے۔نثر میں افسانہ نگاری شامل ہے،ان کے افسانے کئی جرائد میں شائع ہو چکے ہیں۔نظم میں غزل اور نظم پسندیدہ اصنافِ سخن ہیں۔شاعری کی ابتداء ۲۰۱۱ء میں کی۔ تاحال کوئی کتاب شائع نہیں ہوئی۔ان کا نمائندہ شعر ہے

ستارہ بن کے فلک پر سدا چمکتی رہوں
فلک پہ میرا ابھی ایسا کوئی نشان رہے

ای میل f.jafri82@gmail.com

# کشمیر

جنت سی مری دھرتی ہے کشمیر مسلسل
کوندے ہے مگر ظلم کی شمشیر مسلسل

کیا جذبِ شہادت ہے کہ خود ویروں کو اپنے
تیار کرے اُس کی ہی ہمشیر مسلسل

دشمن نے کچھ اس طور ستم توڑے ہیں اُن پر
بڑھتی ہے وہاں کلمے کی توقیر مسلسل

لو آ گیا ہوں میں بھی تمھیں خاک چٹانے
ہر طفل وہاں کا کرے تشہیر مسلسل

ہر روز کفن تن پہ لپیٹے ہوئے نکلے
شہداء کی بنی جاتی ہے زنجیر مسلسل

کشمیر بھی حصہ مری دھرتی کا بنے گا
لو گونج رہی ہے یہی تکبیر مسلسل

کشمیر لہو ہو کے فرحتؔ سرخرو ہو گا
اِک خواب کی بننے لگا تعبیر مسلسل





# شاہ رُخ ساحل تلسی پوری

نام شاہ رُخ، تخلص ساحل تلسی پوری، ۵/دسمبر ۱۹۹۲ء کو تُلسی پور، بلرامپور، صوبۂ اُتر پردیش میں پیدا ہوئے۔ ''ڈاکٹر رام منوہر لوہیا یونیورسٹی'' سے ایم اے اور ''جامعۂ اردو، علیگڑھ'' سے معلم کی ڈگری حاصل کی اور اب ایک مقامی مدرسے میں درس وتدریس کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ شاعری کا شوق بچپن ہی سے تھا تاہم شاعری کی باقاعدہ ابتداء ۲۰۱۴ء میں کی۔ ان کا ایک شعری مجموعہ ''افکارِ ساحل'' زیرِ طبع ہے جس کا اجراء اپنے یومِ پیدائش پر کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اِن کا نمائندہ شعر ہے ؎

مسلمانوں کی بداعمالیاں ہیں وجہِ بربادی
اگر یہ ختم ہو جائیں تو ہر اک کام ہو جائے

ای میل shahrukhsahiltulsipuri555@gmail.com

# کشمیر

اشکوں میں ڈوبا ہے قلم اور بھیگی ہے تحریر
رشکِ جنت تھا کشمیر

صحرا صحرا گلشن گلشن پھول وفا کے کھلتے تھے
تبھی تو اِس کو دنیا والے جنتِ ثانی کہتے تھے
اب اِس کی رونق پہ ستم کا آنے لگا ہے تیر
رشکِ جنت تھا کشمیر

شہرِ محبت کی وادی سے نفرت کی بو آتی ہے
برف کے اونچے پہاڑوں میں چیخوں کی صدا دب جاتی ہے
امن کے دشمن کرنے لگے ہیں روز نئی تدبیر
رشکِ جنت تھا کشمیر

گاؤں گاؤں شہروں شہروں بکھری بکھری ہیں لاشیں
بوڑھے بچے اور جواں بھرتے ہیں اب پل پل آہیں
قریہ قریہ وادی وادی غم کی بنی تصویر
رشکِ جنت تھا کشمیر

فوجی وحشی بنے ہوئے ہیں، عصمت لوٹی جاتی ہے
زہر آلود فضائیں ہیں اور خون آلود یہ دھرتی ہے
سہمی سہمی لگنے لگی ہے بھارت کی تصویر
رشکِ جنت تھا کشمیر

رنگ لہو مظلوموں کا اے ساحلؔ اِک دن لائے گا
اِس کی آزادی کا پرچم ہر جانب لہرائے گا
وادی جنت کہلائے گی، جاگے گی تقدیر
رشکِ جنت تھا کشمیر



# شرف الدین ساحل

نام شرف الدین، قلمی نام شرف الدین ساحلؔ، ولدیت عبدالرحمٰنؒ، ۲۸ نومبر ۱۹۷۵ء کو تلیا پوکھر، مدھوبنی، بہار، انڈیا میں پیدا ہوئے اور وہیں رہائش پذیر بھی ہیں۔ جامعہ امام ابن تیمیہ، مشرقی چمپارن بہار سے فاضل ہیں۔ امامت وخطابت کے ساتھ ساتھ روزنامہ تاثیر پٹنہ اور روزنامہ لازوال ادب جموں کشمیر کی نمائندگی کا فریضہ بھی سرانجام دے رہے ہیں۔ شاعری کی ابتداء ۲۰۱۷ء کو ہوئی جس کا سلسلہ مختلف پلیٹ فرام پر ہنوز جاری ہے۔ اصناف سخن میں حمد، نعت، غزل، نظم وغیرہ میں مشقِ سخن کو ترجیح دیتے ہیں۔ ابھی تک کوئی کتاب شائع نہیں ہوئی تاہم مستقبل قریب میں ایک شعری مجموعے ''پروازِ تخیل'' شائع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اِن کا نمائندہ شعر ہے

سیرتِ مصطفےٰ ﷺ میاں ساحلؔ
جو پڑھے لاجواب ہوتا ہے

# کشمیر

کب تلک لٹتی رہیں گی عصمتیں کشمیر میں
نوجوانو روک لو اب ظلم کو کشمیر میں

کر رہا ہے ہر کوئی رب سے یہاں اپنے دعا
بھیج دے مولا تو قاسم اب کوئی کشمیر میں

بچہ بچہ چیخ کر یہ کہہ رہا اپنوں سے ہے
آؤ آزادی دلاؤ اب ہمیں کشمیر میں

جو تھا پہلے مثلِ جنت ہوگیا دوزخ نما
بچے، بوڑھے اور جواں یہ کہہ رہے کشمیر میں

کرتا ہے فریاد ساحلؔ مولا تو کر دے بحال
شانتی کے ساتھ تو امن و اماں کشمیر میں



# شاہین فصیح ربانی

نام شعیب ربانی، تخلص شاہین فصیح ربانی / فصیح، کراچی یونیورسٹی سے ایم اے اردو کر رکھا ہے۔ ملازمت کے پیشے سے منسلک ہیں۔ رہائشی شہر دینہ، جہلم (پاکستان) ہے۔ شاعری کی ابتدا ۱۹۸۲ء میں ہوئی۔ اصناف سخن میں غزل، آزاد نظم، ماہیا، ہائیکو، دوہا، رباعی، قطعہ غرضیکہ ہر صنفِ ابلاغ پر طبع آزمائی کی اور خوب کی۔ دو کتابیں منظرِ عام پر آ چکی ہیں، کوئی خواب ہمارا ہو (اردو پنجابی ماہیے) ۲۰۰۲ء اور اگلے پل کی طرف (غزلیات) ۲۰۰۶ء۔ اِن کا نمائندہ شعر ہے۔

آپ مغرور کیوں سمجھتے ہیں
مجھے کم بولنے کی عادت ہے

ای میل sfaseehrabbani@yahoo.com

# کشمیر

نظم لکھنی ہے جسے، دیکھ کے آئے کشمیر
آہ کس دل سے مگر دیکھنے جائے کشمیر

ٹھنڈے چشموں سے اُبھرتی ہے صدائے کشمیر
رشکِ فردوس ٹھہرتی ہے صبائے کشمیر

سچ ہی کہتی ہے اسے جنتِ ارضی دنیا
پھول کھلنے سے ہوئی سرخ ردائے کشمیر

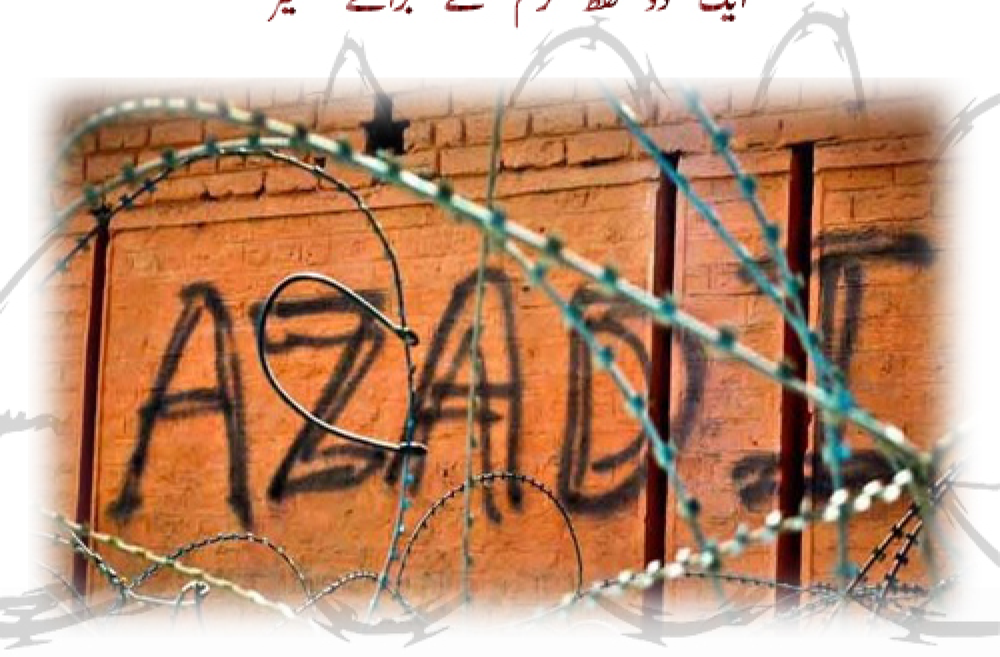
کوئی زنداں میں پڑا ہے، کوئی گلیوں میں زبوں
پارہ پارہ ہوئی جاتی ہے انائے کشمیر

وہ ستم ڈھائے ہیں اس دشمنِ انسانی نے
لب پہ بے ساختہ آ جاتا ہے، ہائے کشمیر

کسی اپنے کی حمایت نہ کسی غیر کا ساتھ
جائے کس در پہ زمانے میں گدائے کشمیر

فیصلے اپنے مسلط نہ کرے اس پہ کوئی
دیکھنی چاہیے دنیا کو رضائے کشمیر

کچھ نہیں اور اگر آپ کے بس میں تو فصیح
ایک دو لفظ ترحم کے برائے کشمیر





# شفیق رائے پوری

نام اے شفیق، تخلص شفیق رائے پوری، تعلیم : گریجویٹ (بی اے اردو و فارسی مضامین کے ساتھ)۔ سرکاری ملازمت سے سبکدوش (وظیفہ یافتہ) ہیں۔ رہائش شہر جگدل پور ضلع بستر چھتیس گڑھ، انڈیا ہے۔ شاعری کی ابتدا 1975 سے ہوئی جو تا حال جاری و ساری ہے۔ اصناف سخن میں غزل اور نعت و منقبت میں طبع آزمائی مرغوب ہے۔ غزلوں کا ایک مجموعہ صراطِ کرب کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔ ایک نعت و مناقب کا مجموعہ زیرِ اشاعت ہے جو جلد منظرِ عام پر آ جائے گا۔ اِن کا نمائندہ شعر ہے ؎

دکھا کے لوگوں کو آئینہ کیا ملا مجھ کو
تمام شہر کو اپنے خلاف میں نے کیا

ای میل shafiqueraipuri.5654@gmail.com

# کشمیر

سر پھروں کا جنون ہے کشمیر
ہر طرف خون خون ہے کشمیر

بارشِ قتل و خوں نہیں تھمتی
یہ عجب مون سون ہے کشمیر

ہیں فضائیں سکون بخش مگر
پھر بھی کیوں بے سکون ہے کشمیر

تیرا ظاہر ہے سب کی نظروں میں
کیا ترا اندرون ہے کشمیر

کب الف، میم، نون آئے گا
آج خے واؤ نون ہے کشمیر

ایک ایسا بھی وقت لا مولیٰ
سب کہیں پُر سکون ہے کشمیر

جس میں عشقِ نبی ﷺ کی سرخی ہے
تیرے اندر وہ خون ہے کشمیر

ہند ایسی حسیں عمارت کا
خوب صورت ستون ہے کشمیر

چشمِ بینا سے دیکھئے تو شفیقؔ
جلوہ گاہِ فنون ہے کشمیر





# شہناز رضوی

نام شہناز رضوی، تخلص شہناز، تعلیم گریجوئیشن، پی آئی اے میں آفیسر ہیں۔ رہائشی شہر کراچی ہے۔ شاعری کی شروعات انتہائی بچپن یعنی محض چودہ سال کی عمر میں ہوئی۔ اصناف سخن میں حمد، نعت، منقبت، سلام، مرثیہ، نوحہ، غزل، نظم غرض یہ کہ ہر صنفِ سخن پر خامہ فرسائی کی۔ ایک شعری مجموعہ متاعِ زیست کے نام سے موجود ہے۔ ایک اور مجموعہ زیرِ ترتیب ہے۔ موجِ غزل کی انتہائی سرگرم رکن ہیں اور روزِ اوّل سے اس کے ساتھ ہیں۔ اِن کا نمائندہ شعر ہے۔

صرف ممتا کا جوش تھا ورنہ
آبِ زم زم رواں نہیں ہوتا

# کشمیر

ہے یقیں رب کی ہے عطا کشمیر
اس کی ضامن ہے خود بقا کشمیر

ہے ابھی تو لہو لہو لیکن
ترو تازہ ہو یا خدا کشمیر

کیسا سناٹا چھا گیا ہر سُو
چاہیئے بولتا ہُوا کشمیر

پھول بکھریں خوشی کے ہر جانب
میرے دل کی ہے یہ صدا کشمیر

بچے بچے کی ہے دُعا یارب
جگمگاتا رہے سدا کشمیر

یا الٰہی رسول ﷺ کے صدقے
اِس کو جنت نُما بنا کشمیر

ختم ہو غم کی یہ فضا شہنازؔ
رب سے کرتی ہوں التجا کشمیر





# ضیاء شہزاد

نام ضیاء الدین، قلمی نام ضیاء شہزاد، ۲۷؍جنوری ۱۹۴۲ء کو باول، ہریانہ، انڈیا میں پیدا ہوئے۔ جامعہ کراچی سے صحافت میں ایم اے کر رکھا ہے۔ مختلف اخبارات و جرائد سے وابستہ رہے۔ ذاتی روزنامہ قومی اتحاد جاری کیا۔ ماہنامہ ''سات رنگ ڈائجسٹ'' اور ''داستان ڈائجسٹ'' کے مدیر رہے۔ ذاتی فلم ''دلاری'' بنائی، جس کے سکرپٹ رائٹر، ڈائریکٹر اور پروڈیوسر خود تھے۔ بے شمار فلموں کے سکرپٹ اور گیت لکھے۔ مختلف ڈائجسٹوں میں افسانے، قسط وار و مختصر کہانیاں لکھیں۔ اِن کی کتابوں میں ''یادوں کے اجالے''، ''ہجر کا تماشا''، ''چاند سا چہرہ'' اور ''ہجر کے رات دن'' شامل ہیں۔ بے شمار کتب زیرِ اشاعت ہیں جن میں حمد و نعت کا مجموعہ، نظموں کا مجموعہ، افسانوں کا مجموعہ ''ہمسفر'' اور ناول ''بدنام'' شامل ہیں۔

# کشمیر

رب نے لکھا ہے وہ ہوگا فیصلہ کشمیر کا
ایک دن ہو جائے گا حل مسئلہ کشمیر کا

ظلم ڈھایا جائے گا کشمیر پر سوچا نہ تھا
آج بکھرا ہے لہو یہ جا بجا کشمیر کا

ایک دن آزادی کا نکلے گا یہ سورج ضرور
وا نظر آئے گا سب کو راستہ کشمیر کا

کب تلک ڈھائے گا بھارت ظلم تو مظلوم پر
ایک عالم ہوگا اک دن ہم نوا کشمیر کا

آج یہ صورت ہے اب بیدار ہے سارا جہاں
بن گئی ہے ساری دنیا آسرا کشمیر کا

امواجِ غزل گروپ ۲۷ مشاعرہ نمبر ۱۲۳

حلقۂ زنجیر اک دن ٹوٹنے والا ہی ہے
ایک عالم دیکھے گا یہ معجزہ کشمیر کا

ظلم کی ہوتی ہے حد شہزادؔ تم یہ دیکھنا
رنگ لائے گا لہو کا سلسلہ کشمیر کا



# دعا

کشمیر میں تا حدِ نظر حشر بپا ہے
"اے خاصۂ خاصانِ رسل وقتِ دعا ہے"

کشمیر پہ بھارت نے کیا کیسا یہ قبضہ
یہ سمجھے ہوئے ہے کہ زمیں پر وہ خدا ہے

دنیا کی سپر طاقتیں چپ سادھے ہوئے ہیں
کشمیر کے لوگوں کی بتا دیں یہ خطا ہے

ہٹلر کے نئے روپ میں مودی کا جنم ہے
جو ظلم روا اس نے کیا ہوش ربا ہے

امریکہ کہاں روس کہاں چین کہاں ہے
خاموش ہیں سب کوئی تو پوچھے کہ یہ کیا ہے

حد ہوتی ہے ہر بات کی اب حد بھی بہت ہے
بھارت سے کوئی پوچھے ذرا حد ہے یہ کیا ہے

امریکہ کا دعوا ہے سپر مین وہی ہے
اب وہ ہی جہاں بھر کا علمدار بنا ہے

لگتا ہے کہ دنیا میں ہیں سب اندھے و گونگے
ہر ایک ستم دیکھ کے چپ سادھے کھڑا ہے

کشمیر میں ہر روز ہے اک خون تماشا
ہر موڑ پہ کشمیری لئے لاشہ کھڑا ہے

نا کردہ گناہوں کی سزا روز مقدر
کشمیر کے لوگوں پہ کڑا وقت پڑا ہے

شہزاد کی آنکھوں میں شب و روز ہیں آنسو
کشمیر پہ یارب ہو کرم تجھ سے دعا ہے



# عبدالرحمٰن ظفر مرغوبپوری

نام عبدالرحمٰن، تخلص ظفر مرغوبپوری، تعلیم عربی چہارم۔ امامت کے پیشے سے وابستہ ہیں۔ روڑکی، بھارت میں رہائش پذیر ہیں۔ شاعری کی ابتداء ۲۰۱۸ء میں کی۔ اصناف سخن میں حمد، نعت، غزل وغیرہ میں مشقِ سخن کرنا پسند کرتے ہیں۔ کتاب ابھی تک کوئی شائع نہیں ہوئی تاہم مستقبل قریب میں ایک عدد شعری مجموعہ ''گلوں کا دریا'' کے نام سے شائع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اِن کا نمائندہ شعر ہے

یہ بیکسی ہے میری کہ جس نے دغا نہ کی
مردہ ضمیر ہے تو کہ تو نے حیا نہ کی

# کشمیر

خون کا دریا بہا کشمیر میں
ہر طرف آہ و بکا کشمیر میں

آبرو ریزی کرے ظالم خبیث
مر گئی شرم و حیا کشمیر میں

ابنِ قاسم کو پکاریں بیٹیاں
بھیج دے پھر سے خدا کشمیر میں

ہاتھ میں شمشیر لے کر چل پڑو
ظلم کی ہے انتہا کشمیر میں

نوجواں نعشیں پڑی ہیں تر لہو
ظلم ہے صبح و مسا کشمیر میں

بلبلاتی چیختی ہیں صورتیں
حشر ہے دوزخ نما کشمیر میں

خواب غفلت سے اٹھوائے مومنو!
گونجتی ہے یہ صدا کشمیر میں

سربلندی چاہیے گر اے بشر
کافروں کا سر اڑا کشمیر میں

حکمرانی کو سمجھنا ہے اگر
دیکھ لے تو کیا ہوا کشمیر میں

بربریت کے عوض کفگیر پر
رہ گیا رنگ حنا کشمیر میں

کہلواتے زور پر گن کے سنو
حال اچھا ہو گیا کشمیر میں

بے سبب جبر و تشدد کر رہے
اک زمانہ ہو چلا کشمیر میں

ملتِ اسلام کے اے نوجواں
نعرۂ ٹیپو لگا کشمیر میں

دو نہیں مجھ کو مبارک عید کی
ہے قیامت سی بپا کشمیر میں

واصلِ دوزخ عدو کو کر گزر
عید پھر اپنے منا کشمیر میں

یا سمیعِ نابود کر دے ظلم کو
ہے ظفر میری دعا کشمیر میں



# کشمیر

مثل عراق و شام، یہ کشمیر کردیا
آو بکا کا نام، یہ کشمیر کردیا

عصمت کا ہے لحاظ، نہ پاس وفا ہے واں
بے غیرتی سے عام، یہ کشمیر کر دیا

معصوم صورتیں بھی، نہ بخشی ہے دوستو
ظالم کا کیوں غلام، یہ کشمیر کردیا

جنت سی وادیوں میں ہے بارود کی گرج
دوزخ سا ہے مقام، یہ کشمیر کردیا

ہراک زبان گنگ کرادی ہے اے ظفر
مقبر کے ہے مسام یہ کشمیر کردیا



# عبدالغنی ماہر

نام عابد عبدالغنی، تخلص ماہرؔ، تعلیم ایل ایل ایم، وکالت کے پیشے سے وابستہ ہیں۔ حیدرآباد دکن، ورنگل، انڈیا میں سکونت اختیار کئے ہوئے ہیں۔ شاعری کی ابتداء ۲۰۱۱ میں ہوئی۔ اصنافِ سخن میں فی الحال غزلیات پر ہی توجہ ہے۔ تاحال کوئی کتاب شائع نہیں ہوئی تاہم مستقبل قریب میں غزلوں کا مجموعہ منظرِ عام پر لانے کا ارادہ ہے۔ اِن کا نمائندہ شعر ہے۔

انقلابی دور میں بھی ہم اٹھاتے ہیں قلم
کام لیتے ہم نہیں جذبات میں شمشیر سے
جسم کو تو قید کر سکتے ہو لیکن یاد ہو
تم خیالوں کو جکڑ سکتے نہیں زنجیر سے

ای میل ایڈریس:ghaniabdula@gmail.com

# کشمیر

سبھی پہ تیرا ہوا حال ہے عیاں کشمیر
مگر ترے سبھی ہمدرد ہیں کہاں کشمیر

حسین وادیاں دلکش ترے نظارے ہیں
ترا جمال سدا ہو رواں دواں کشمیر

کبھی تو خاک ہوں دشمن بری نظر والے
جلا ہے دیکھو، یہ کیسے بنا دھواں کشمیر

ترے مقام کو چھینا بھی، کر دئے ٹکڑے
عدو نے تجھ کو بھی پہنچا دیا کہاں کشمیر

ہے بے نظیر جہاں میں مثال تیری بھی
کہ ہے زمیں پہ تو جنت کا اک نشاں کشمیر

کسی کے ظلم سے برباد ہو رہا، جو تو
کہ ٹوٹے دست جفاکش کے سب زیاں کشمیر

رہی تھی فکر بھی اقبال کو، یہی اکثر
مٹے زمیں سے تری، ظلم اور فغاں کشمیر

حقوق سب یہاں پامال ہو گئے ماؔہر
سنے نہ کوئی بھی فریاد مہرباں کشمیر





# عبدالحلیم وافی

نام عبدالحلیم وافی تخلص وافی، تعلیم عالم، فاضل، قاری۔ ضلع بنارس، صوبہ اُتر پردیش، ہندوستان سے تعلق رکھتے ہیں اور وہیں رہائش پذیر بھی ہیں۔ شاعری کی ابتداء ۲۰۱۱ء میں کی جس کا سلسلہ پورے شدومد سے تاحال جاری ہے۔ کتاب فی الحال کوئی شائع نہیں ہوئی تاہم مستقبلِ بعید میں اس کے امکان کو رد نہیں کیا جاسکتا۔ اِن کا نمائندہ شعر ہے ؎

تری عبد الحلیم ہو گی یقیناً آرزو پوری
خدا کے فضل سے دیکھے گا تو بھی جلوۂ نوری

# کشمیر

کیسے تم سے میں کروں حالت بیاں کشمیر کی
تر ہے شہدا کے لہو سے مٹیاں کشمیر کی

اتنے مسلم حکمراں کے بعد بھی اے دوستو
خوں کے آنسو رو رہی ہیں بچیاں کشمیر کی

صدقئے زہرہ کے مولا کرنا تو انکی مدد
ظلم سے نکلی ہیں لڑنے بیٹیاں کشمیر کی

بھیج دے پھر سے محمد ابنِ قاسم کو خدا
دیکھی اب جاتی نہیں ہیں سسکیاں کشمیر کی

باپ ماں بھائی بہن کی ہونگی نہ لاشیں عبث
رنگ لائیں گی سبھی قربانیاں کشمیر کی

باز تم آجاؤ اپنی حرکتوں سے ظالمو!
ورنہ لے ڈوبیں گی تم کو بجلیاں کشمیر کی

بارگاہِ ربِ کعبہ میں کرو واٰئی دعا
خون میں ڈوبی ہوئی ہیں بستیاں کشمیر کی





# غفران بن یعقوب

نام محمد غفران، قلمی نام غفران بن یعقوب، ولدیت مولانا ڈاکٹر محمد یعقوب صاحب قاسمی۔ ۲ر جنوری ۱۹۹۹ء کو دھورہرا لکھیم پور میں پیدا ہوئے۔ یہی اِن کا اصلی وطن بھی ہے تاہم اس وقت لاتور مہاراشٹر، ہندوستان میں مقیم ہیں۔ تجوید وقرت عالمت اِن کی تعلیم ہے۔ انگلش بقدرِ ضرورت سیکھ رکھی ہے۔ امامت ومعلم کے پیشے سے منسلک ہیں۔ شاعری کی ابتداء دسمبر ۲۰۱۸ء میں ہوئی۔ اظہارِ ذات کے لئے اصناف سخن میں حمد ونعت، نظمیں ومنقبت درشان صحابہ و اولیاء، ترانے اور غزلیں شامل ہیں۔ اب تک کوئی کتاب شائع نہیں ہوئی تاہم ایک کتاب "صدائے ابن یعقوب" کے نام سے اشاعت پذیر ہے۔ اِن کا نمائندہ شعر ہے ؎

غفرانؔ شاعری تجھے آتی نہیں مگر
احباب کی دعاؤں نے شاعر بنا دیا

# کشمیر

دیکھو نفرت ہی نفرت ہے کشمیر میں
لگ رہا ہے قیامت ہے کشمیر میں

دشمنوں کی عداوت ہے کشمیر میں
سب کی پامال عزت ہے کشمیر میں

آگ ظلم و ستم کی ہے چاروں طرف
کون کہتا ہے راحت ہے کشمیر میں

ایسے ظلم و ستم ظالموں نے کئے
دیکھ لو خونی رنگت ہے کشمیر میں

میں تو غفرآن کہتا رہوں گا یہی
پیارے بھارت کی جنت ہے کشمیر میں

# فرات حسین

نام فرات حسین، یہی قلمی نام بھی ہے۔ ایم فل کیا ہوا ہے۔ علم کے تدریس کے پیشے سے وابستہ رہی ہیں لیکن اب محض خاتونِ خانہ ہیں۔ لاہور، پاکستان سے تعلق رکھتی ہیں لیکن فی الحال کیلگری، کینیڈا میں رہائش پذیر ہیں۔ شاعری کی ابتداء دو سال قبل کی، گاہے گاہے باز خواں ہوتی رہتی ہیں۔ اندازِ تحریر خاصا دلکش ہے۔ اصنافِ سخن میں نظم، غزل، مختصر افسانہ، بچوں کے لئے نظمیں لکھنا اِن کا مرغوب مشغلہ ہے۔ فی الحال اِن کی کوئی کتاب شائع نہیں ہوئی۔ اِن کا نمائندہ شعر ہے۔

اس درد کے درمان کا ساماں کرے خدا
اس دکھ کی دقتوں کو ہو دستِ شفا نصیب

# کشمیر

اے ارضِ دلگیر، اے میرے کشمیر
زخموں کی تصویر، اے میرے کشمیر

جھیلوں کی دھرتی، چشموں کی سوغات
پھولوں کی تصویر، اے میرے کشمیر

اک مدت سے ہے، قید میں ظالم کی
اب ہو نہ تاخیر، اے میرے کشمیر

ظلم سے مت گھبرا، جابر سے ٹکرا
نعرہء تکبیر، اے میرے کشمیر

شیر بہادر ہیں اسکے جوان و پیر
قوتِ شمشیر، اے میرے کشمیر

بہت بہا ہے خون، بہت ہوئی تخریب
اب ہوگی تعمیر، اے میرے کشمیر

کاش ملے تجھ کو دن کے اجالے میں
خوابوں کی تعبیر، اے میرے کشمیر

مالک کے در سے "کن" کہنے کی دیر
کٹ جائے زنجیر، اے میرے کشمیر

وہ رحمان رحیم، وہ قادر کاتب
بدلے گا تقدیر، اے میرے کشمیر





# حافظ فصیح احمد

نام حافظ فصیح احمد، تخلص فصیح، تعلیم، ایم بی بی ایس۔ ہنوز طالبِ علم ہیں۔ کراچی سے تعلق ہے اور وہیں رہائش پذیر ہیں۔ شاعری کی ابتداء اسکول کے زمانے سے کی۔ اصنافِ سخن میں نظم، نعت اور غزل کو اظہار کا محبوب وسیلہ سمجھتے ہیں۔ ابھی تک کوئی کتاب شائع نہیں ہوئی۔ نہ ہی مستقبلِ قریب مین اس کا امکان ہے۔ اِن کا نمائندہ شعر ہے ؎

پوچھا گیا، کمالِ محبت ہے کس کا نام؟
میں نے قلم سے نامِ محمد ﷺ بنا دیا

ای میل ایڈریس doctor.hfa@gmail.com

# کشمیر

یوں زیرِ عدو کشمیر
ہے آگ و لہو کشمیر

آہوں میں صلوۃ وصوم
اشکوں سے وضو کشمیر

آتش ہے رخِ گل پر
بارود کی بو کشمیر

ملت کے پیراہن میں
اک چاکِ رفو کشمیر

احرار ہوئے قربان
ہے تازہ نمو کشمیر

جاری ہے مئے اسلام
باقی ہے سبو کشمیر



# کشمیر

یار کہتے ہیں کہ اک رشکِ جناں ہے کشمیر
آج دنیا میں مگر فصلِ خزاں ہے کشمیر

دستِ قاتل کے لیے کوئی فساں ہے کشمیر
قلبِ مظلوم کی اک طرزِ فغاں ہے کشمیر

طفل بے خوف و خطر، اس کا جواں ہے خوددار
مردِ مومن کی شجاعت کا نشاں ہے کشمیر

سر پہ چادر لیے دشمن پہ نگہ رکھی ہے
بیٹیوں، ماؤں کی ہمت کا سماں ہے کشمیر

ظلم کی شب میں کوئی شمعِ وفا جلتی ہے
قلبِ ظالم پہ لگا ایک سناں ہے کشمیر

خونِ احرار کی گردش سے دھڑکتا ہے یہ دل
اہلِ اسلام کی آنکھوں سے نہاں ہے کشمیر

سات عشروں سے ہے فریادی یہاں اک دھرتی
ملتِ بیض کی حالت کا بیاں ہے کشمیر

رزمِ حق کے لیے ہو جائے تری صف بندی
سازِ قدرت کی یہ دلسوز اذاں ہے کشمیر

خود وہ مٹ جائیں گے یاں اِس کو مٹانے والے
کل بھی ہوگا یہ وہاں، آج جہاں ہے کشمیر

جاں سلامت رہے، یارب! تو دھڑکتا رہے دل
پاک دھرتی مرا دل ہے، مری جاں ہے کشمیر



# قرۃ العین فرخ

نام قرۃ العین بنت یونس، تخلص عینی، بی۔کام کیا ہوا ہے۔ہاؤس وائف ہیں۔ کراچی، سندھ سے تعلق ہے اور وہیں مقیم ہیں۔شاعری کی ابتداء آٹھویں جماعت سے ہوئی۔گاہے بگاہے بازخواں ہوتی رہتی ہیں۔مشقِ سخن کے لئے اصنافِ سخن میں نعت، غزل اور نظم کو فوقیت دیتی ہیں۔کتاب فی الحال کوئی شائع نہیں ہوئی اور نہ ہی مستقبل قریب میں کوئی ارادہ ہے۔اِن کا نمائندہ شعر ہے۔

ستاروں پر کمندیں ڈال کے بھی دیکھا ہے میں نے
مقدر میں مرے پھر بھی وہی ہجراں کی شب آئی

# کشمیر

تُو ربِ دوجہاں ہے کشمیر کو بچا لے
تُو وارث جہاں ہے کشمیر کو بچا لے

کشمیر کی یہ وادی، جنّت کا ایک ٹکڑا
جنّت کو تو چھپا لے، کشمیر کو بچا لے

کافر کا ظلم یارب اب حد سے بڑھ گیا ہے
ظالم کے ظلم سے تو کشمیر کو بچا لے

ناحق لہو ہے بہتا، دل درد سے ہے بوجھل
آہ و فغاں کو سن لے، کشمیر کو بچا لے

مائیں، بہن اور بیٹی ننگے سروں ہے بیٹھیں
سر پہ تُو اب ردا دے، کشمیر کو بچا لے

بچے سسک رہے ہیں، اب تو تڑپ رہے ہیں
یارب طفیلِ اصغرؓ کشمیر کو بچا لے

بوڑھی نگاہیں ہر دم بچوں کی خیر مانگیں
اشکوں کی لاج رکھ لے، کشمیر کو بچا لے

کشمیری بھائیوں کی میں خیر مانگتی ہوں
میری دعا کو سن لے، کشمیر کو بچا لے

جنّت میں کوئی کافر دیکھا کبھی ہے تم نے
کشمیر تو ہے جنّت، جنّت کو تُو بچا لے

تیرے لئے تو مالک مشکل نہیں ہے کچھ بھی
صدقۂ مصطفیٰ ﷺ میں کشمیر کو بچا لے



# گوہر رحمٰن گہر مردانوی

نام گوہر رحمٰن، تخلص گہر، مردان خیبر پختونخواہ (پاکستان) کے شہر مردان سے تعلق رکھتے ہیں اور وہیں مقیم ہیں۔ تعلیم بی اے مع سرٹیفکیٹ ان جرنلزم ہے۔ پیشہ درس و تدریس ہے۔ بہت اچھے گرافک ڈیزائنر ہیں۔ اصناف سخن میں مرغوب حمد و نعت ہیں جبکہ غزل، نظم، نثر، فکاہیہ، مضامین، انشائیہ، فکاہیہ، افسانہ وغیرہ میں تسلسل سے خامہ فرسائی فرماتے رہتے ہیں۔ خاصے پر گو شاعر ہیں، تقریباً روزانہ کے حساب سے کچھ نہ کچھ لکھتے رہتے ہیں۔ اردو کے علاوہ پشتو زبان کے بھی اچھے شاعر ہیں۔

ای میل Sufi2014.fa@gmail.com

# کشمیر

لال ہے آج چار سو کشمیر
میری جنت لہو لہو کشمیر

ہر طرف موت رقص کرتی ہے
خون ہی خون کو بہ کو کشمیر

چیختی ہے بچا درندے سے
مائی بیٹی بہن بہو کشمیر

اوڑھنی پھٹ گئی ہے عصمت کی
کون کر لیں بھلا رفو کشمیر

نوچ لوں منہ ہر ایک ظالم کا
مدتوں سے ہے آرزو کشمیر

تجھ پہ کُڑتا فقط ہے اک بے بس
اہل قوت ہے گو مگو کشمیر

زر، زمیں چھینتا جو عزت ہے
واجب القتل ہے عدو کشمیر

بات کرتا عمل نہیں کرتا
اس پہ گوہر کرے ہیں تھو کشمیر





# محمد جسیم الدین نوری

نام محمد جسیم الدین نوری فیضی رضوی، تخلص نوریؔ، ۱۵رمئی ۱۹۹۰ء کو پیدا ہوئے، بی اے اردو کے علاوہ جامعہ فیض العلوم ٹاٹا جمشید پور بانی ادارہ حضرت علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ والرضوان سے حفظ وقرأت کی تعلیم حاصل کی۔ درس وتدریس سے منسلک ہیں۔ پرسوان پوسٹ وتھانہ رمونا، ضلع گڑھوا جھارکھنڈ (انڈیا) میں رہائش پذیر ہیں۔ شاعری کی ابتداء ۲۱راگست ۲۰۱۸ء میں کی۔ اصناف سخن میں حمد، نعت اور غزل پسندیدہ ہیں۔ فی الحال کوئی کتاب شائع نہیں ہوئی۔ اِن کا نمائندہ شعر ہے ۔

مجھ کو اب کیا غم ستائے مہرباں ہیں مصطفیٰ
بے قراری میں مری تسکین جاں ہیں مصطفیٰ

ای میل J4jasim786@rediffmail.com

# کشمیر

ہو مدد میرے خدا کشمیر میں
میری کامل ہو دعا کشمیر میں

تیری رحمت کے طلب پیر و جواں
ہر طرف آہ و بکا کشمیر میں

وادیِ جنت بنا شعلہ نما
کیسی چلتی ہے ہوا کشمیر میں

پُر فتن ماحول برپا ہر طرف
خوف کی چھائی گھٹا کشمیر میں

ماؤں بہنوں پہ بھی ڈھاتے ہیں ستم
کس قدر ظلم و جفا کشمیر میں

ظالموں کا جو صفایا کر سکے
بھیج فاروقؓ ادا کشمیر میں

میں تو رہتا ہوں یہاں نوری مگر
ذہن و دل رہتا مرا کشمیر میں





# محمد احمد زاہد

نام قمر عباس زاہد، قلمی نام محمد احمد زاہد، سانگلہ ہل ضلع ننکانہ صاحب میں رہائش پذیر ہیں۔ عربی اور اسلامیات ایم اے کر رکھا ہے۔ صدائے حق کے نام سے فیس بک پر حالاتِ حاضرہ پر کالم بھی لکھتے ہیں۔ شاعری کرتے ہوئے تقریباً چھ سات سال ہو چکے ہیں جو ہنوز جاری ہے۔ پسندیدہ شاعر علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ فی الحال کوئی کتاب شائع نہیں ہوئی تاہم اگلے سال تک نعتیہ کلام کے مجموعے کی اشاعت کا منصوبہ ہے۔ اِن کا نمائندہ شعر ہے ؎

تمہیں کیسے گوارہ ہو رہا ہے
ہمیں جو بھی خسارہ ہو رہا ہے

# ایک درد بھری صدا

مجھ کو آزادی کب ملے گی اب؟
میں بھی تیرا ہی بندہ ہوں یارب!
سب کی سنتا ہے، تو مری بھی سُن
میری کرب آفریں صدا کی دُھن

میرا کشمیری ہونا ہے کیا جرم؟
کچھ بھی ممکن نہیں بعید از حکم
دے کر آزادی میرے پیاروں کو
آج ہم سب کا بھی تو رکھ لے بھرم

اب نہیں ہیں میری محارم کی
کہیں محفوظ اپنے گھر بھی شرم
اے خدا نہ مایوس لوٹانا
ایسا نہ ہو، محال ہو جائے
ہم کو اپنا یہاں بچانا دھرم



# کشمیر

جل رہا ہے لہو لہو کشمیر
ایک مقتل ہے چار سُو کشمیر

ہر طرف خوں ہی خوں نظر آئے
بے ردا ہے بہن بہو کشمیر

کس قدر تار تار ہے عصمت
کون ہے جو کرے رفو کشمیر

کاش مل جائے اس کو چھٹکارا
ہے یہی سب کی آرزو کشمیر

لٹ رہی ہے یہ زندگی زاہدؔ
زخمی زخمی ہے کوبکو کشمیر



# محمد خالد خان

نام محمد خالد خان، تخلص: خالدؔ، تعلیم ایم اے اردو، درس و تدریس سے وابستہ ہیں۔ سعید آباد انڈس روڈ، ڈیرہ اسماعیل خان میں رہائش پذیر ہیں۔ شاعری کی ابتدا جنوری ۲۰۱۶ء سے کی۔ اِس قدر مختصر وقت میں بھی اِن کے کلام میں بلا کی پختگی اور گہرائی ہے۔ اصنافِ سخن میں غزل و نظم کو فوقیت دیتے ہیں۔ فی الحال کوئی کتاب شائع نہیں ہوئی تاہم اس ضمن میں مستقبل کے لئے پر امید ہیں۔ اِن کا نمائندہ شعر ہے ؎

لہو سے سینچنا پڑتا ہے دائم کشتِ الفت کو
نہالِ آرزو پر تب وفا کا رنگ چڑھتا ہے

ای میل ایڈریس mkhalidkhank786@gmail.com

# کشمیر

کہتی ہے دنیا جسے باغِ جناں کشمیر ہے
نرگس و لالہ سے مہکا گلستاں کشمیر ہے

مشرق و مغرب میں جس کی وادیوں کی دھوم ہے
اس زمیں پر حسن کا اک آسماں کشمیر ہے

مطلعِ خاور پہ رقصاں بادلوں کی اوٹ میں
سبز کہساروں، چناروں کا جہاں کشمیر ہے

گیت آزادی کے گاتے ہیں یہاں صبح و مسا
طائرانِ خوش لحن کا آشیاں کشمیر ہے

کہکشاؤں میں درخشندہ کواکب کی طرح
دہر میں نورِ سحر سے ضوفشاں کشمیر ہے

اک فسوں ہے آبشاروں اور جھرنوں کا جہاں
اس زمیں پر آسماں کا ارمغاں کشمیر ہے

آہ لیکن اب نہ جانے لگ گئی کس کی نظر
زندگانی کے لیے اب امتحاں کشمیر ہے

سات عشروں سے یہاں سایہ ہے اک جلاد کا
جبر و استبداد کا عہدِ گراں کشمیر ہے

جنتِ ارضی کی صورت خطۂ کشمیر تھا
اب مثالِ آتشِ آہ و فغاں کشمیر ہے

جل رہی ہے برف زاروں کی زمیں کچھ اس طرح
آگ میں لپٹا ہوا اب اک مکاں، کشمیر ہے

پھول خوشبو اور چمن اب سب لہو آمیز ہیں
خونِ کے اشکوں کا اک سیلِ رواں کشمیر ہے

اک زمانہ تھا، کہ تھا ہر سمت نغموں کا فسوں
اب یہ حالت ہے سدا گریہ کناں کشمیر ہے

زندگی کا حق کسی کو بھی نہیں حاصل یہاں
امتحاں در امتحاں در امتحاں کشمیر ہے

ہے یقیں مجھ کو فنا ہو جائیں گے سب فتنہ گر
جبر و غم سب عارضی ہیں، جاوداں کشمیر ہے

ظلم کا ہر ضابطہ مٹنے کو ہے، کچھ صبر کر
دشت و صحرا کی نوائے کن فکاں، کشمیر ہے

زینتِ قرطاس ہے خالد فقط کشمیر اب
نوکِ خامہ پر رواں بس اک بیاں، کشمیر ہے





# محمد ارشاد الحق قادری

نام محمد ارشاد الحق قادری، تعلیم فضیلت تخصص فی الفقہ۔ امامت وخطابت سے وابستہ ہیں۔ پاٹن، جبلپور، ہندوستان سے تعلق ہے اور وہیں رہائش پذیر بھی ہیں۔ شاعری کی ابتداء چند برس قبل کی جس کا سلسلہ ہنوز جاری ہے۔ اصناف سخن میں حمد ونعت ومنقبت وغزل میں خامہ فرسائی کرنا پسند کرتے ہیں۔ کوئی کتاب شائع نہیں ہوئی اور نہ ہی مستقبل قریب میں کوئی ارادہ ہے۔ اِن کا نمائندہ شعر ہے۔

دوزخ سے غلاموں کو نبی ﷺ چھانٹ رہے ہیں
مختار ہیں وہ خلد بریں بانٹ رہے ہیں


ای میل ایڈریس stipu751@gmail.Com

موبائل نمبر 7000194137

# کشمیر

اہلِ حق کا رکھ بھرم کشمیر میں
ہو خدارا اب کرم کشمیر میں

اب لہو بھی بولتا ہے! بولیے؟
کب تلک ہو گا ستم کشمیر میں

ہر طرف سے اٹھتی ہے آہ و فغاں
چھا گیا رنج والم کشمیر میں

دل نشیں وادی کا اب یہ حال ہے
گھٹ رہا مسلم کا دم کشمیر میں

ظلم کا بدلا بھی ہے ظالم بڑا
بند کر برسانا بم کشمیر میں

حال کشمیری کا ہے بالکل عیاں
ہو سزا گویا جنم کشمیر میں

چپ ہیں جو حکام کیا دیں گے جواب
ہو رہے تھے سر قلم کشمیر میں

خستہ دل ارشاد کی سن لے خدا
جو کیا میں نے رقم کشمیر میں





# محمد فرحان قادری

نام محمد فرحان قادری، تخلص فرحان، بی۔اے تاریخ کے طالب علم ہیں۔ کلکتہ، مغربی بنگال، ہندوستان سے تعلق رکھتے ہیں اور وہیں مقیم بھی ہیں۔ شاعری کی ابتداء حال ہی میں کی ہے۔ شاعری کی وہ اصناف سخن جن میں طبع آزمائی کرنا پسند کرتے ہیں اُن میں غزل، نعت و منقبت، قطعات وغیرہ شامل ہیں۔ تصنیف فی الحال کوئی نہیں، نہ ہی مستقبلِ قریب میں کوئی امکان ہے۔

اِن کا نمائندہ شعر ہے ۔

آپ کی عزت اگر عزت ہے تو میری بھی ہے
بات مجھ سے کیجئے لیکن گریباں چھوڑ کر

ای میل ایڈریس md.farhan4317@gmail.com

# کشمیر

زخم ہوں میں، درد کی تصویر ہوں کشمیر ہوں
اِک بھیانک خواب کی تعبیر ہوں کشمیر ہوں

درد سے بے چین ہوں بدحال ہوں پامال ہوں
دو طرف سے کھنچ رہی زنجیر ہوں کشمیر ہوں

جن کی عظمت سے چمکتا ہے زمن سارا وطن
میں بھی اُن اسلاف کی جاگیر ہوں کشمیر ہوں

غور کرتی ہیں جہاں کی طاقتیں سب قوتیں
سب سمجھتے ہیں بہت گمبھیر ہوں کشمیر ہوں

روح پرور ہیں جہاں کی چوٹیاں، جنت نشاں
ہاں وہی میں وادیٔ دلگیر ہوں کشمیر ہوں

ہر کوئی تخریب کی خواہش میں ہے کوشش میں ہے
سچ کہوں تو قابلِ تعمیر ہوں کشمیر ہوں




## قطعہ

ایک دن ایسا بھی آیا ہند کی تقدیر میں
ہو گئیں تبدیلیاں اس ملک کی تصویر میں
تین سو ستر حکومت نے ہٹایا ہے مگر
دیکھئے ہوتا ہے کیا لداخ اور کشمیر میں



# محمد رضا نقشبندی

نام محمد رضا المصطفےٰ، تخلص رضاؔ، قلمی نام محمد رضا نقشبندی، تعلیم بی اے۔بی ایڈ۔ کل وقتی مشغلہ خدمت خلق و خطابت ہے۔ کلاس والہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ میں رہائش پذیر ہیں۔ شاعری کا آغاز ۲۰۱۷ء سے کیا جا کا سلسلہ تا ہنوز جاری و ساری ہے۔ اصنافِ سخن میں نعت اور غزلیات اظہارِ ذات کے محبوب ذرائع ہیں۔ کوئی کتاب تا حال شائع نہیں ہوئی اور نہ ہی مستقل قریب میں اس کا امکان ہے۔ فیس بک کی ادبی سرگرمیوں میں خاصے متحرک ہیں۔ فیس بک پر آن لائن صوتی مشاعروں کا آغاز بھی اِنہیں کی اختراع ہے۔

ای میل razamustafa351@gmail.com

# کشمیر

نوحہ کناں ہے سارے ہی کشمیر کی صورت
اک ہم کہ تکے جاتے ہیں تقدیر کی صورت

بے دردی سے ہیں روندتے وہ فصل سروں کی
کچھ لوگ وہاں گھس گئے خنزیر کی صورت

تو دینِ محمد ﷺ کا سپاہی ہے سپاہی
اب بھی نہ اٹھے گا تو ہے تحقیر کی صورت

یہ کرب و بلا ہے ارے یہ کرب و بلا ہے
ڈٹ جا یہاں بھی مسلماں شبیرؓ کی صورت

ہونے کو ہے اے لوگو یہاں ہند کا غزوہ
چمکے گی جہاں بھر میں ہی شمشیر کی صورت

جاں دے کے اماں ملتی ہے قانون اٹل ہے
لکھا گیا ہے خون سے تحریر کی صورت

بن جا تو نبی ﷺ پاک کی فوجوں کا سپاہی
اِس تیرگی میں ہے یہی تنویر کی صورت



# کشمیر

وہ ایک بستی کہ جس کو جنت زمیں پہ مانا لہو لہو ہے
وہاں سے اٹھتے جنازے جا کر خدا سے کہنا لہو لہو ہے

وہ ایک ماں جس نے لوریاں دیں کہ میرا بیٹا جوان ہو گا
ابھی تو مس بھی نہ چھوٹی اس کی کہ اس کا لاشہ لہو لہو ہے

وہ بوڑھے بابا کی آنکھ کا جو چمکتا تارہ تھا بننے والا
کمر ہے دھری اسی کی لوگو کہ اس کا بیٹا لہو لہو ہے

جو کل تلک مسکرا رہا تھا جوان لڑکوں میں ایک لڑکا
سری نگر کی کسی سڑک پر وہی تو لڑکا لہو لہو ہے

وہ ایک بھائی کہ جس نے بہنا کو لا کے دینا تھا سرخ جوڑا
وہ گر چکا ہے وہ کٹ چکا ہے خود اس کا کرتا لہو لہو ہے

جو گھر سے پڑھنے چلی تھی بیٹی کہ پڑھ کے اپنی سنوارے قسمت
وہ لٹ چکی ہے وہ رو رہی ہے کہ اس کا سینہ لہو لہو ہے

وہ ایک بچہ کہ کھیلنے کو گیا تھا باہر وہ گر چکا ہے
جو کل خریدا تھا اس نے ہائے وہی غبارہ لہو لہو ہے

وہ ایک بچہ جو رو رہا ہے تلاش کرتا ہے باپ اپنا
یہ عمر اس کے تھی کھیلنے کی مگر بے چارہ لہو لہو ہے

کہاں مرے ہو اے منصفو تم کہاں تمہاری عدالتیں ہیں
عدالتوں کے اندھیر کمرے یہ عدل سارا لہو لہو ہے

کہاں مرے ہو اے حکمرانو کہاں گئی وہ تمہاری غیرت
ابھی تو موقع ہے بولنے کا کہ امن سارا لہو لہو ہے

تو خواب غفلت سے اٹھ مسلماں کہ غوری بن جا تو ٹیپو بن جا
ہماری شہ رگ لہو لہو ہے یہ بدن سارا لہو لہو ہے

قسم خدا کی حساب ہو گا ضرور ہو گا جناب ہو گا
یہ آگ جائے گی تیرے گھر تک کہ چمن سارا لہو لہو ہے

قسم خدا کی چڑھے گا سورج شہادتوں سے اجالا ہو گا
کہ رنگ لائیں گی اٹھتی لاشیں ابھی نظارہ لہو لہو ہے



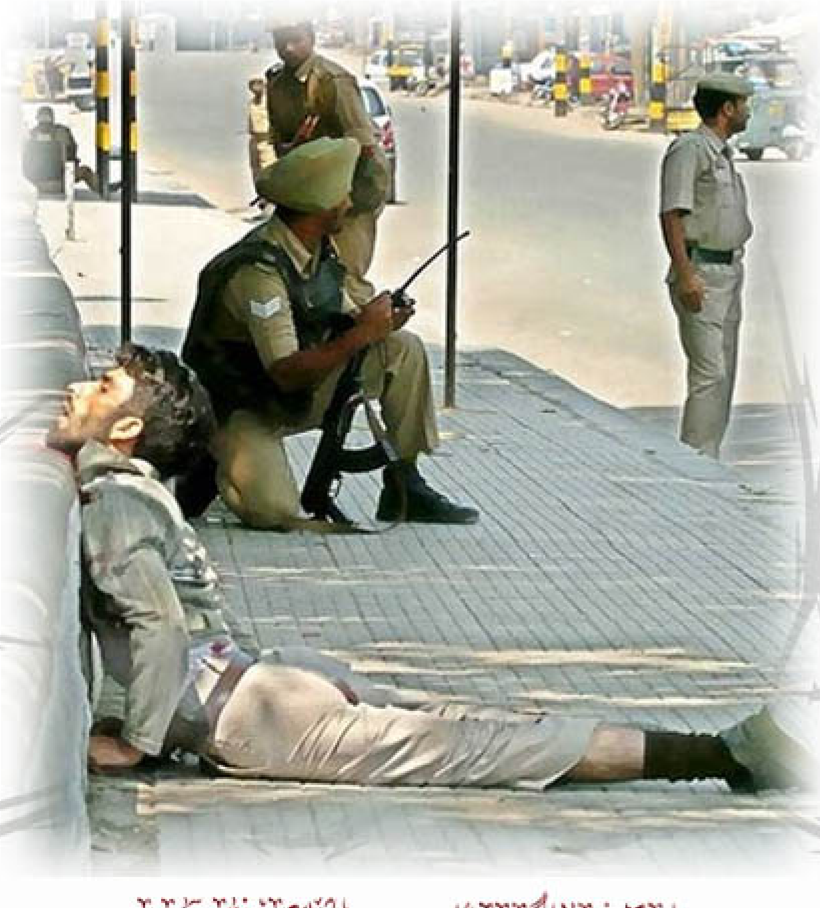


# محمد طارق شہاب

نام محمد طارق، تخلص شہابؔ، تعلیم میٹرک، سرکاری ملازم تھے، اب ریٹائرڈ زندگی گزار رہے ہیں۔ لاہور سے تعلق ہے اور رہیں رہائش پذیر ہیں۔ شاعری کی ابتداء ۱۹۷۸ء میں کی لیکن ناساعد گھریلو ماحول کی بناء پر یہ سلسلہ ڈیڑھ سال تک ہی جاری رہ سکا۔ اِس دوران شاعرِ مزدور محترم احسان دانش کی خدمت میں حاضر ہو کر کچھ سیکھنے کی کوشش کی۔ دوبارہ شاعری ۲۰۱۶ء کے آخری حصے میں شروع کی جو تا حال جاری ہے۔ ہلکی پھلکی شاعری اچھی لگتی ہے اور خود بھی اسی اسلوب کو اپنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اِن کا نمائندہ شعر ہے ؂

مجھے بھی بانٹنی ہے روشنی زمانے میں
ستارہ بن کے یہاں جگمگانے آیا ہوں

بچہ، ضعیف اور ہر جوان ہے کشمیر
تیر ہیں ہم سارے ہی، کمان ہے کشمیر
بخشا ہے یہ تحفہ ہم کو رب نے خصوصاً
جان لو یہ تم ہماری جان ہے کشمیر





# محمد ایاز بسمل

نام ملک خان، تخلص ایاز بسمل، تعلیم ایف۔اے۔ ضلع خوشاب سے تعلق ہے اور ناڑی شمالی خوشاب میں رہائش پذیر ہیں۔ شاعری سے لگاؤ بچپن ہی سے تھا۔ باقاعدہ اردو شاعری کا آغاز ۲۰۱۶ء سے اور پنجابی سرائیکی شاعری کا آغاز ۲۰۱۸ء سے کیا۔ ابھی تک کوئی کتاب شائع نہیں ہوئی۔ اِن کا نمائندہ شعری ہے۔

جنازے خواہشوں کے دیکھ کر بسمل
فنا و زیست کی ماری بقا روئی

# کشمیر

کیوں ہوتی ہے دلگیر مری وادیٔ کشمیر
زندہ ہیں ترے میر مری وادیٔ کشمیر

آزاد فضاؤں کا ہے جو خواب وہ ہو گا
شرمندۂ تعبیر مری وادیٔ کشمیر

چھوٹے گی بہت جلد شہیدوں کے لہو سے
آزادی کی تنویر مری وادیٔ کشمیر

اس دور کے فرعون ترے اس لیے دشمن
جنت کی تو تصویر مری وادیٔ کشمیر

تو جیت نہیں سکتا کسی طور بھی مودی
نا قابلِ تسخیر مری وادیٔ کشمیر

کتنا یہ سہے اور ابھی ظلم و تشدد
اے کاتبِ تقدیر مری وادیٔ کشمیر

ہے کفر کی بسمل یہ فقط بھول، کرے گا
تقسیم سے تسخیر مری وادیٔ کشمیر





# منور جہاں منور

نام سیّدہ منور جہاں زیدی، قلمی نام منور جہاں منور، تعلیم ایم ایس سی، سوشل میڈیکل آفیسر رہ چکی ہیں اور اب ریٹائرمنٹ کی زندگی گزار رہی ہیں۔ کینڈا میں مقیم ہیں۔ اردو ادب سے بچپن ہی سے لگاؤ رہا ہے۔ شاعری میں خصوصی دلچسپی رکھتی ہیں۔ اصنافِ سخن میں ابلاغ کا محبوب ذریعہ غزل ہے۔ دو کتابیں ''داستان'' اور ''سلسلۂ رنگِ عقیدت'' شائع ہو چکی ہیں۔ مستقل قریب کی متوقع کتابوں میں ''منزلِ عشق''، ''گلہائے رنگ رنگ'' اور ایک اور شاعری کا مجموعہ شامل ہے جس کا نام ابھی رکھنا باقی ہے۔ اِن کا نمائندہ شعر ہے ؎

بہت حسین ہے تیرے خیال کی دنیا
جہاں پہ کوئی نہ تھا ہم وہاں بھی ہو آئے

# کشمیر

خون میں ڈوبا ہوا کشمیر ہے
جا بجا بکھرا ہوا کشمیر ہے

گرم بازاری ہے ظلم و جبر کی
کس قدر سہما ہوا کشمیر ہے

ہندوؤں نے توڑا ہے کیسا ستم
ہائے رے ٹوٹا ہوا کشمیر ہے

بہہ رہا ہے خونِ انساں ہر قدم
سوگ میں ڈوبا ہوا کشمیر ہے

ساری دنیا کس قدر حیران ہے
ظلم سے لڑتا ہوا کشمیر ہے

کل تلک شاداب اور سرسبز تھا
آج کیوں روتا ہوا کشمیر ہے

اے منورؔ آئے گا اب انقلاب
مت سمجھ ٹھہرا ہوا کشمیر ہے





# نادیہ سحر

نام نادیہ سحر، تخلص سحر، تعلیم بی اے، ملتان میں رہائش پذیر ہیں۔ شاعری کی ابتداء ۱۹۹۸ء میں کی جو تا حال پورے زور و شور سے جاری ہے۔ اصناف سخن میں حمد، نعت، سلام، منقبت، غزل، نظم، طنز و مزاح میں طبع آزمائی کرتی رہتی ہیں۔ کتاب فی الحال کوئی شائع نہیں ہوئی تاہم ایک شعری مجموعہ زیرِ اشاعت ہے۔ اِن کا نمائندہ شعر ہے ۔

تو نے دُکھتا ہوا دل ، اور دُکھا ڈالا ہے
ایسے ہوتے ہیں مسیحا ؟ یہ مسیحائی ہے؟

ای میل ایڈریس nadiasahar7500@gmail.com

# کشمیر

بیان کس سے کرے درد، بے زباں کشمیر
بہار میں بھی ہے گویا خزاں، خزاں کشمیر

چہار سمت ہیں نقش و نگارِ آتش و خوں
لہولہان ہوا ہے، دھواں دھواں کشمیر

بچھڑ کے کون جیئے کیسے، یہ نہیں ممکن
نڈھال غم سے یہاں ہم ہیں اور وہاں کشمیر

اگر تو جنتِ ارضی تھا، عرش پر رہتا
ادھر زمین پہ تو آگیا کہاں کشمیر

ہر ایک طائرِ گلشن ہوا ہے زخم رسید
بپا چمن میں ہے اک شورِ الاماں کشمیر

تو مرے جسم کا ٹکڑا ہے میری جان ہے تو
خدا کرے گا حفاظت تری یہاں کشمیر

ضمیرِ عالمِ اسلام جاگ اٹھے گا
کرے بلند جو آوازۂ اذاں کشمیر





# قاری نسیم منگلوری

نام نسیم احمد، تخلص قاری نسیم منگلوری، تعلیم حفظ و تجوید، ایم اے اردو، ایم اے تاریخ، ڈپلومہ ان جرنلزم اینڈ ماس کمیونیکیشن۔ درس و تدریس اور صحافت کے پیشے سے وابستہ ہیں۔ قصبہ منگلور ضلع ہری دوار، اتراکھنڈ، قصبہ منگلور میں رہائش پذیر ہیں۔ شاعری کی ابتداء ۲۰۰۱ء میں ہوئی۔ اصنافِ سخن میں حمد، نعت، منقبت، غزلیں اور نظمیں پسندیدہ ابلاغ کے ذرائع ہیں۔ اکتسابِ سخن قاضی سید عرشی کاظمی صاحب سے حاصل کیا۔ دو کتابیں ''ہم نے کیا کھویا کیا پایا'' اور ''عورت نماز کیسے ادا کرے'' شائع ہو چکی ہیں۔ آنے والی تصانیف میں شعری مجموعہ ''بوئے نسیم''، ''کلام قاضی سید عرشی کاظمی''، ''خوشحال زندگی کے سنہری اصول''، ''گلستان مصطفیٰ (نعتیہ و منقبتی مجموعہ)'' اور ''منگلور تاریخ کے آئینہ میں (ہندی)'' شامل ہیں۔ اِن کا نمائندہ شعر ہے ؎

جسے ہم نے بخشا عروجِ فن، جسے فرش سے ہے کیا بلند
اُسی کم نظر کی نگاہ میں، نہ میں کچھ نہ میرا مقام ہے

ای میل ایڈریس qarinaseemmanglouri@gmail.com

# کشمیر

ظلم ہے اب ہر طرف فتنہ بپا کشمیر میں
چھائی ہے بے نام وحشت کی گھٹا کشمیر میں

ہوگئی جنت جہنم کی فضا کشمیر میں
ہے لئے ابلیس آدم کی قَبا کشمیر میں

پھنس گئی اولادِ آدم قید میں ابلیس کی
ہوگیا حق مانگنا جرم و خطا کشمیر میں

ماؤں بہنوں بھائیوں بچوں پہ یلغارِ ستم
اوج پر ہیں فتنہ پرور ناخدا کشمیر میں

آج پھر مرجھا گئے غنچے نسیمِ تند سے
ہے مسلط ایک طوفانِ بلا کشمیر میں



# نورالعلمہ حسن

نام نورالعلمہ حسن (تخلص کوئی نہیں، یہی قلمی اور پیدائشی نام ہے)۔ڈاؤ میڈیکل کالج، کراچی میں ایم بی بی ایس سالِ دوم کی طالبہ ہیں۔ طالبِ طب، معلّمہ، ادیبہ، بلاگر سبھی کچھ ہیں۔پاکستان کے شہرِ بے مثال کراچی سے تعلق ہے اور وہیں رہائش پذیر بھی ہیں۔شاعری کی ابتداء واللہ اعلم بالصواب، غالباً اسکول کے زمانے سے ہوئی۔کوئی کتاب شائع نہیں ہوئی، نہ ہی مستقبل قریب میں امکان ہے۔اِن کا نمائندہ شعر ہے۔

باوزن خیالوں کے اظہار کی خاطر میں
پیمانے ترے سارے رد کرتی تھی، کرتی ہوں
ازبسکہ سہارا مت جانو اسے میرا تم
آزاد ہی لکھتی تھی، آزاد ہی لکھتی ہوں
موضوع کوئی بھی ہو، ہے فکر جدا اپنی
خوش کرنا نہیں شیوہ، ”حق“ کے لیے لکھتی ہوں

ای میل elmah98@gmail.com

# کشمیر

دیتی ہے ہمہ وقت یہ ایفا کے اشارے
یہ خون کی ہولی ہے جو نیلم کے کنارے

چھ سال کی رہتی ہے جو اِک ننھی سی بچی
بابا کی یہ خواہش ہے کہ بوڑھی ہی وہ ہوتی

مہندی کا عجب رنگ ہے مقتل میں سجائے
دلہن ہے مگر روپ ہے بیوہ کا بنائے

ہر بیٹی کے چہرے سے تو جوبن ہی سدھارا
مقتل میں لہو رنگ ہے ایک ایک دلارا

تم کیسے سمجھتے ہو ہمیں معرکہ آراء!
شہ رگ سے وفا کا یہ تعلق ہے ہمارا

وہ خون جو بہنوں کا ہے اک قرض ہے ہم پر
بس اِن کی مدد کرنا ہی اب فرض ہے ہم پر





# نوید ظفر کیانی

نام نوید کیانی، تخلص ظفرؔ، تعلیم ایم ایس سی (کمپیوٹر سائنس)، پشتینی تعلق کٹیام، گوجر خان سے ہے تاہم رہائش اسلام آباد میں اختیار کیے ہوئے ہیں۔ایک نیم سرکاری ادارے میں ملازمت کر رہے ہیں۔شاعری کی ابتدا بچپن سے ہوئی۔ پسندیدہ اصنافِ سخن میں حمد، نعت، غزل، لمرک، ہائیکو، قطعات، انشائیہ، فکاہیہ مضمون، ڈرامہ وغیرہ شامل ہیں۔"ارمغانِ ابتسام" کے نام سے ایک طنز و مزاح پر مبنی دو ماہی برقی مجلہ بھی جاری کر رکھا ہے۔شاعری کی بہت سی برقی کتابیں شائع ہو چکی ہیں، جن میں جہانِ دگر، اور بارش ہو، ڈنکے کی چوٹ، ڈھول کا پول، زبان درازیاں، کھری کھری، دگڑ دگڑ وغیرہ شامل ہیں۔

ای میل nzkiani@gmail.com

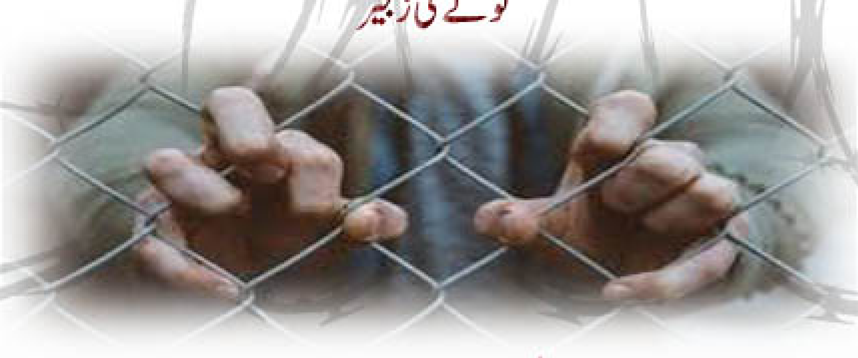
# ٹوٹے گی زنجیر

مانا، آج تو وادی کا چہرہ ہے بے تنویر
سورج نکلے گا، گو اِس میں ہے تھوڑی تاخیر
سب کا ایماں ہے، وادی کی بدلے گی تقدیر
ٹوٹے گی زنجیر
بالآخر
ٹوٹے گی زنجیر

جذبے آہنی باڑوں سے بھی روکے جاتے ہیں؟
خواب کبھی زنجیروں میں بھی جکڑے جاتے ہیں؟
کب تک زنداں بنی رہے گی وادیٔ کشمیر
ٹوٹے گی زنجیر
بالآخر
ٹوٹے گی زنجیر

جبرِ مسلسل سے کب جلتا دیتی ہے اب کے
صوتِ آزادی کچھ اور بھی اونچی ہے اب کے
خاموشی بھی بن کر گونجے نعرۂ تکبیر
ٹوٹے گی زنجیر
بالآخر
ٹوٹے گی زنجیر

کب تک سوختہ سامانی ہے، کب تک ہے لاچاری
اِن شاء اللہ آگ یہی بن جائے گی پھلواری
اِسی خرابے سے اُٹھے گی ایک نئی تعمیر
ٹوٹے گی زنجیر
بالآخر
ٹوٹے گی زنجیر



# کشمیر

ازل سے جبرِ مسلسل کی داستاں کشمیر
لہو لہو میری وادی دھواں دھواں کشمیر

دکھائی دیتا نہیں منصفانِ عالم کو
زمیں کے نیچے ہے کیا تیرا آسماں کشمیر

اگر نہ عالمِ اسلام ہی کھڑا ہو گا
تو کس کا تھامے گا داماں پئے اماں کشمیر

وہ راستہ کہ جو تاریخ نے بچھایا ہے
اک حوصلے سے ہے اُس پر رواں دواں کشمیر

یہ تیر بن کے لگے گا عدو کے سینے پر
دھرا ہے وقت نے لا کر سرِ کماں کشمیر

کبھی عروسہء آزادی پائے گا یہ بھی
تبھی ہے پون صدی سے جواں جواں کشمیر

کسی کی حرص و ہوس ہے، کسی کی غیرت ہے
کہ مسئلہ تو نہیں اپنے درمیاں کشمیر

نہیں ملا تو ادھورا رہے گا پاکستان
یہ میرے قلب کی دھڑکن، یہ میری جاں کشمیر

اگر نہ جاگی یہ دنیا تو چشموں کی صورت
ابل پڑیں گے نہ جانے کہاں کہاں کشمیر

ضمیر والوں کے نطق و بیاں میں گویا ہے
رہا نہیں ہے اب اِتنا بھی بے زباں کشمیر

افق افق سے نویدِ سحر کی لو پھوٹے
فجر کی سُن کے اب اُٹھنے لگا اذاں کشمیر

لہو سے سینچا ہے اس کو بہت سی نسلوں نے
ظفر ہے فصلِ گل و لالہ کا جہاں کشمیر



# دو دو باتیں

## مودی سے

اہلِ کشمیر کی زباں بندی
کر کے سمجھا تھا بے نوا ہے یہ
دیکھ! بن بن کے نعرۂ تکبیر
ساری دنیا میں گونجتا ہے یہ

## ہندی نازیوں سے

یوں زمیں بوس تکبر ترا ہو جائے گا
مل نہ پائے گا بہانہ تجھے تاویلوں کا
لشکرِ فیل اگر خود کو سمجھ بیٹھا ہے
اہلِ کشمیر بھی ہیں غول ابابیلوں کا

# ہندی مسلمانوں سے

آج کشمیر پر ہو لب بستہ!
ظلم سے کس کو رستگاری ہے
تم کو کھا جائیں گے یہ دہشت گرد
آج وہ، کل تمھاری باری ہے

# کشمیریوں سے

چاہے جتنی ہو عدو کی طاقت
تیرا طالع ہے ثباتِ جاوید
وہ مرے گا تو جہنم واصل
تو مرے گا تو حیاتِ جاوید

## یو این او سے

حیف! تیرے عدل سے ہو نہ سکا
ظالم و مظلوم میں ہی امتیاز
دستِ زور آور اگر روکا نہیں
تو نہیں تیرے بھی ہونے کا جواز

## دنیا والوں سے

روک لو اِن وادی کو کچلتے بوٹوں کو
صمٌ بکمٌ بن کر رہنا ٹھیک نہیں
آنچ سبھی تک جانی ہے اس وحشت کی
صرفِ نظر اس آگ سے کرنا ٹھیک نہیں

# عربوں سے

تکبّر ہے جو دولت مندیوں کا
یہ رہ جائے گا کل کو جھاگ بن کر
بہت جس تیل پر اِترا رہے ہو
جلا دے گا یہ تم کو آگ بن کر





# ہاشم علی خان ہمدم

نام ہاشم علی خان، تخلص ہمدم، تاریخ پیدائش ۷ / جولائی ۱۹۷۳ء کو دنیا میں تشریف لائے۔ تعلیم ایم اے (اردو، انگریزی)، ایجوکیشن، (پی ٹی سی، سی ٹی، بی ایڈ) وغیرہ ہیں۔ درس وتدریس (اردو، انگلش، ایجوکیشن، تربیت کار اساتذہ) سے وابستہ ہیں اور مستقل طور پر الیف جی ڈگری کالج واہ کینٹ میں لیکچرار اردو کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ رہائش خودہ تحصیل حسن ابدال ضلع اٹک، پنجاب، پاکستان میں ہے۔ شاعری ۱۹۹۴ء میں کالج دور سے شروع کی۔ اصناف سخن میں حمد، نعت، سلام، منقبت، غزل، نظم، طنز ومزاح پر طبع آزمائی فرما چکے ہیں۔ مختصر شعری مجموعہ ''موج غزل'' شائع ہو چکا ہے۔ حمد، نعت، منقبت، سلام منتخب دیوان اور غزلیات پر مشتمل ڈیڑھ درجن کتب زیرِ اشاعت ہیں۔ نمائندہ شعر ہے ۔

یہ کس نے مجھ پہ محبت کا دم کیا ہوا ہے
کہ اپنے آپ سے ملنا بھی کم کیا ہوا ہے

ای میل ایڈریس itshamdam@mail.com

# کشمیر

خون میں ڈوبی ہوئی تحریر ہے، کشمیر ہے
ظلم سہتی خاک کی تصویر ہے، کشمیر ہے

سرخ آنکھیں سینچتی ہیں سبزہ ء نور سحر
خواب کی جنت، مری تعبیر ہے، کشمیر ہے

جبر ہے، انسانیت بھی لے رہی ہے سسکیاں
سانس ہے کہ حلقۂ زنجیر ہے، کشمیر ہے

آنکھ پتھر، اشک شیشہ، منجمد کرب نمو
تلخیِ ایام کی تفسیر ہے، کشمیر ہے

باپ بیٹے، بہن بھائی اور ماں کا دکھ لیے
ہر کوئی آلام کی تصویر ہے، کشمیر ہے

اشک نیلم اور جہلم ہو گئے برسات میں
میرے دریاؤں میں جو تاثیر ہے، کشمیر ہے

بن بیاہی گنگ بچیوں کا عجب ہے المیہ
کس کے ہاتھوں میں پڑی تقدیر ہے، کشمیر ہے

برف کی مانند چپ ہے، چشم تر کا ائنہ
خامشی سے بھی عیاں تقریر ہے، کشمیر ہے

آفتابی روشنی میں ہے کوئی ظلمت رواں
صبح نو میں بھی کوئی شب گیر ہے، کشمیر ہے

تلملاتی روح سے اٹھتی ہوئی اک چیخ سن!
ظلمتوں پر آخری تعزیر ہے، کشمیر ہے

جذبہ ء آزادی کشمیر ہے کہ آگ ہے
برف زادوں میں عجب تبخیر ہے، کشمیر ہے

جنگ آزادی نہیں کوئی سیاسی مسئلہ
شہ رگِ جاں ہے، مری توقیر ہے، کشمیر ہے

ہاتھ میں لے کر غلیلیں اور پتھر چل پڑے
بچے بچے میں دمِ شبیرؓ ہے، کشمیر ہے

رنگ لائے گا شہیدوں کا لہو، بہرِ کرم
گردشِ غم، صفحۂ تقدیر ہے، کشمیر ہے

کتنے عشرے ہو گئے ہمدم ہمیں لکھتے ہوئے
یہ کہانی قصۂ دل گیر ہے، کشمیر ہے





# یاسین عبداللہ سامی

نام یاسین عبداللہ، تخلص سامیؔ، تعلیم گریجویشن۔ ملازمت کے پیشے سے وابستہ ہیں اور اسی سلسلے میں کویت میں مقیم ہیں تاہم اِن کا حقیقی تعلق یوگو، سکردو، بلتستان، پاکستان سے ہے۔ شاعری کی ابتداء ۲۰۱۳ء سے ہوئی جس کا سلسلہ ابھی تک جاری وساری ہے۔ اصنافِ سخن میں حمد، نعت، غزل، نظم، قطعہ، کالم نگاری وغیرہ اظہارِ ذات کا پسندیدہ وسیلہ ہیں۔ مادری زبان بلتی، اردو اور عربی میں مشقِ سخن کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ تاحال کوئی کتاب شائع نہیں ہوئی لیکن اِن شاء اللہ "روحِ قلم" کے نام سے ایک کتاب جلد آنے کی توقع ہے۔ اِن کا نمائندہ شعر ہے ؎

ہجر کی اک گھڑی، ہوتی ہے اک صدی
بات یہ شاعرانہ ہے اور کچھ نہیں

# کشمیر

الفتوں کا سلسلہ کشمیر ہے
اور دلوں کا رابطہ کشمیر ہے

بربریت کی ہوئی ہے انتہا
روز آتی ہے صدا کشمیر سے

ظلم کا قصہ ہے گھر گھر سے عیاں
ہے رویہ ناروا کشمیر سے!

کیسے لکھوں میں کہانی ظلم کی
آتی ہے مجھ کو حیا کشمیر سے

روز اٹھتے ہیں جنازے ظالمو!
روکو اب یہ سلسلہ کشمیر سے

ہے بپا گھر گھر میں ماتم کا سماں
اُٹھتی ہے آہ و بکا کشمیر سے

عزتیں محفوظ ماؤں کی نہیں
کیا ہوئی سرزد خطا کشمیر سے!

روز و شب کا بن چکا معمول ہے
جوڑنا بس لاحقہ کشمیر سے

ہے دلوں میں اب ''فرنگی بستیاں''
تھی ''محبت سابقہ'' کشمیر سے

اے ''ہیومن رائٹس'' والو کس منہ سے
جوڑتے ہو رابطہ کشمیر سے!

حیف ہے کہ دے کر ''شہ رگ'' کا لقب
ہے بڑھایا فاصلہ کشمیر سے

صاحبو! مل کر مٹانا ہے ہمیں
وحشت وجور وجفا کشمیر سے

توڑ کر زنجیریں جبر وجور کی
حریت کی دیں ندا کشمیر سے

وحشتوں کی کالی کالی یہ گھٹا
اب ہٹا دے یا خدا کشمیر سے

سجدے میں ساحی نکلتی ہے دعا
ظلم کا ہو خاتمہ کشمیر سے



# اشرف حسین تابانی

نام اشرف حسین تابانی، ولدیت غلام عباس ہے۔ پاکستان کے زیرِ انتظام گلگت بلتستان کے ضلع کھرمنگ سے تعلق ہے۔ گورنمنٹ ہائی سکول نمرا، سکردو سے میٹرک کیا اور ابتدائی دینی تعلیم جامعہ محمدیہ حاصل کرنے کے بعد کچھ عرصہ دیگر علماء کرام سے دینی تعلیم سے مستفید ہوتے رہے، ابھی بسلسلہٴ روزگار کویت میں مقیم ہیں۔ بچپن سے ہی شعر و شاعری کا بہت شوق تھا تاہم باقائدہ شاعری کا آغاز ۲۰۰۵ء میں کیا جو تا حال جاری ہے۔ اردو زبان کے علاوہ اپنی مادری زبان ''بلتی'' میں بھی اشعار لکھتے ہیں۔ اصناف سخن میں حمد، نعت، منقبت، نوحہ، مرثیہ اور غزل کہنے میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ کتاب ابھی تک کوئی شائع نہیں ہوئی۔ اِن کا نمائندہ شعر ہے ۔

صنم کی رخ تراشی میں میری گزری جوانی ہے
زمانے کو بدل سکتا تھا اِتنی دیر میں شاہد

# کشمیر

ہے شہادت سے تسلسل سلسلہ کشمیر کا
خون سے لکھنا پڑے گا فیصلہ کشمیر کا

گونجتی ہیں چار سو اللہ اکبر کی صدا
نرغۂ کافر میں دیکھو حوصلہ کشمیر کا

روز کٹتے ہیں گلے یاں کلمہ گو معصوم کے
آ کے سنبھالو خدارا معرکہ کشمیر کا

آج بھی بیٹھا ہے مسلم پھر یزیدی تخت پر
ظلم کے بازار میں ہے قافلہ کشمیر کا

خون میں غلطاں پھولوں کا ہے منظر عرش پر
کچھ نہیں باغ جناں سے فاصلہ کشمیر کا

منتظر تابانی رہنا چشمِ تر کرتے دعا
فتح سے نزدیک ہے اب مرحلہ کشمیر کا



غزل گروپ ۱۲۵ مشاعرہ نمبر

# مشتری ہوشیار باش


کتاب کا نام — موجِ غزل کتابی سلسلہ نمبر ۱۷۳۔

تدوین و تصنیف — نوید ظفؔر کیانی۔

وضاحت — فیس بک عالمی ادبی گروپ موجِ غزل کے ''منفرد ردیف'' رنگ کے تحت منعقدہ مشاعرہ نمبر ۱۷۲ بتاریخ ۱۰ اگست ۲۰۱۹ء پر مبنی برقی کتاب، جو مسئلۂ کشمیر کے خونی پس منظر میں منعقد کیا گیا۔ شعراء کی فہرست اُن کے ناموں کی ''حروفِ تہجی'' کی ترتیب سے مرتب کی گئی ہے۔





منتظمین — ہاشؔم علی خان ہمدؔم، نوید ظفؔر کیانی، روبینہ شاہین بیناؔ، قدسیہؔ ظہور، نادیہ سحؔر۔

صفحات — ۱۶۷

سالِ اشاعت — ۲۰۱۹ء

پبلشر — مکتبۂ ارمغانِ ابتسام۔

ویب سائٹ — http://archive.org/details/@nzkiani

فیس بک — http://www.facebook.com/groups/1736109056634616

برقی ڈاک — mudeer.ai.new@gmail.com

# موجِ غزل کے ماہانہ پروگرام

## ہر ماہ نئے رنگ

موج غزل عالمی مشاعرہ

پہلا ہفتہ — طرحی مشاعرہ (کلاسک، جدید رنگ)

دوسرا ہفتہ — ردیفی مشاعرہ (پابند ردیف رنگ)

تیسرا ہفتہ — طرحی مشاعرہ (موج غزل رنگ)

چوتھا ہفتہ — ردیفی مشاعرہ (منفرد ردیف رنگ)

## ان شاء اللہ

## مکتبۂ ارمغانِ ابتسام